اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰے ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۲

قیمت سالانہ پیشگی ۶ روپے بیرون ہند سے ۹ شلنگ

نمبر ۳۲	مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء	یوم جمعہ	مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ	جلد ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کئی روز سے کمر کی دائیں جانب گُردہ کے مقام پر اور سامنے پیٹ کے نچلے حصہ میں درد ہے۔ ۱۳- اکتوبر سے یہ درد زیادہ ہوگیا ہے۔ اور انتڑی کے اس حصہ میں جو کہ اپنڈکس کے قریب ہے۔ زیادہ ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؞

۱۵- اکتوبر جناب میر محمد اسحاق صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے؞

۱۴- اکتوبر مولانا مولوی شیر علی صاحب نے اپنے لڑکے عبدالرحمٰن صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازیِ طبع شرکت فرمائی ؞

۱۵ اکتوبر سے گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی ہوگئی ہے جس کی تفصیل گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ اس تبدیلی کے ماتحت ڈاک کے اوقات بھی تبدیل ہوگئے ہیں۔ پہلی تقسیم ۹ بجے صبح اور دوسری ۲ بجے بعد دوپہر ہوا کرے گی ؞

مسلکِ احمدیت

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

ہم پیرویِ مسلکِ محمود کرینگے ۔ راہیں جو فسادوں کی ہیں مسدود کرینگے

جو دوست بتائیں گے بہرحال ہے مقبول، ۔ دشمن جو کہیگا اُسے مطرود کرینگے

جانیں بھی چلی جائیں تو اسلام نہ چھوٹے، ۔ یہ عہد بعہدِ شہِ موعود کرینگے

سوئیں گے تو اس فکر میں "اسلام ہو بالا"! ۔ جاگیں گے تو بیتابیِ مقصود کرینگے

ہم جاکے بخارا میں عصارُوس کا لیں گے ۔ ایجاد وہ کا لنکہ بے دود کرینگے

جس بات پہ اَڑ جائیں گے کرواکے رہینگے ۔ قائم عمل سطوتِ محمود کرینگے

ممکن ہی نہیں اُن کے مٹانے سے مٹیں ہم، ۔ نادان عدو کوششِ بے سود کرینگے،

بہبودیِ اقوامِ جہاں مدِ نظر ہے، ۔ جھگڑوں کی جو جڑ ہے اُسے نابود کرینگے،

تبلیغ کے جتنے بھی ذرائع ہیں بڑھاکر
الدّال علی الخیر کے پابند رہیں گے
اللہ کے رستے میں بہ اخلاص و مسرت
ہم مقتدیٔ صدق ہیں میدانِ وغا میں

دشمن کے وسائل جو ہیں محدود کرینگے
اصلاح بہ ہر مجلسِ مشہود کرینگے
جو کچھ بھی ہُوا حاضر و موجود کرینگے
مانندِ علیؓ طاعتِ معبود کرینگے

ہر قول میں ہر فعل میں ہر حال میں اکمل
ہم پیروی مسلکِ محمود کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

تقرر امیر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے چوہدری چھجو خان صاحب کو جماعت احمدیہ سٹروعہ ضلع ہوشیار پور کے لئے یکم اکتوبر سنہ ۲۹ء سے ۳۰ اپریل سنہ ۳۲ء تک کے لئے مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔ ذوالفقار علیخان ناظر اعلیٰ +

مفت اشاعت اخبارات سلسلہ برادر عبدالعزیز صاحب ریواز ہوسٹل لاہور نے پندرہ روپے صیغہ طبع و اشاعت کو بھجوائے ہیں۔ ہم چار طلبار کو ان کی درخواست بہ تصدیق ہیڈ ماسٹر صاحب پر ایک ایک سال کے لئے مفت سن رائز دینگے۔ اور ایک غیر مستطیع کو ریویو اردو ایک سال کے لئے۔ اور دو غیر مستطیع چھ چھ ماہ کے لئے الفضل لے سکتے ہیں بشرطیکہ درخواست کی تصدیق امیر جماعت یا سکرٹری کردیں کہ درخواست کنندہ واقعی حاجتمند ہے۔ برادر عبدالعزیز اپنی ہمشیرہ کے لئے دعا صحت کی درخواست کرتے ہیں احباب توجہ سے دُعا فرمائیں۔ مہتمم طبع و اشاعت +

ادائے شکریہ جن صاحبان نے میرے گھر میں لڑکی پیدا ہونے سے پہلے دعائیں فرمائیں۔ اور بعد ولادت لڑکی جنہوں نے مبارک باد کے خط تحریر فرمائے اور دعا فرمائی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرہ۔ بوجہ اپنی بدمزگی طبع جدا جدا خطوط تحریر کرنے سے معذور ہوں اس لئے بذریعہ اخبار ادائے شکریہ کرتا ہوں۔ نیز چونکہ گھر سے علیل رہتی ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دعائے خاص فرماکر مشکور فرمائیں۔ راقم محمد علیخاں دار کشمیر

تبادلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا تبادلہ ترقی کے ساتھ مراد آباد سے علیگڑھ کا ہوا ہے۔ سب احباب جن کا تعلق مجھ سے کسی نہ کسی نوعیت کا ہے میرے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ میری صحت اور میرے ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ محمد فقیر اللہ خان ڈپٹی انسپکٹر سکولز علیگڑھ

ولادت عاجز کو اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تعالیٰ نے محمد لطیف رکھا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ دراز عمر دے اور صاحب اقبال بنائے۔ عاجز محمد شریف (۲) خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے ۹ راکتوبر کو لڑکا عطا کیا۔ حضور نے اس کا نام منیر احمد رکھا۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ اسے لمبی عمر بخشے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار غلام نبی اڈیٹر الفضل (۳) مرزا برکت علیخاں صاحب امیر جماعت آباد ان کے ہاں قادیان میں ۵ راکتوبر کو خدا کے فضل سے لڑکا ہوا۔ خدا مبارک کرے

تلاش میرا لڑکا عبدالرحمٰن پشاوری جو مرض دمہ سے سخت لاچار تھا۔ قریباً چار ماہ ہوئے بغرض علاج لاہور گیا تھا۔ اور ایک ماہ سے لاپتہ ہے جس احمدی بھائی کو بھی اس کا علم ہو وہ حسب ذیل پتہ پر اطلاع کریں۔ والدہ عبدالرحمٰن پشاوری معرفت میاں محمد خان قادیان

اطلاع ایک شخص اندر سنگھ موضع ونہیر ضلع شیخوپورہ کا جس کے بازو پر انگریزی میں نام لکھا ہوا ہے اپنے آپ کو نومسلم سردار ظاہر کرتا ہے اور کئی ایک احمدیوں کو نقصان پہنچا چکا ہے۔ وہ بعض جگہ اپنا نام عبداللہ یا عبدالقادر بھی بتاتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو اپنی نگرانی میں رکھیں اور مجھے اطلاع دیں حلیہ ذیل میں درج ہے۔ قد درمیانہ۔ عمر بیس سال۔ رنگ گندمی جسم دبلا۔ بولنے میں کچھ لکنت۔ اور بہت نرمی سے کلام کرتا ہے۔ داڑھی منڈی ہوئی۔ خاکسار دین محمد احمدی چوہدریوالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور +

دعائے مغفرت احمدیہ جماعت جھنگ کے ایک مخلص دوست استاد محمد بخش فوت ہوگئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد حسین +

درخواست ہائے دعا میری اہلیہ عرصہ ۳ سال سے بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ولی محمد خان صوبیدار الہ آباد (۲) برادرم مولوی عبدالغفور صاحب سکنہ جموں بیمار ہیں احباب انکی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد امین احمدی از لاہور (۳) میرے مقدمہ میں کامیابی کے لئے احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ محمد اسمٰعیل قادیان (۴) میرے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ برادران جماعت صحت کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار فیروزالدین محصل قادیان (۵) میرے ماموں خواجہ محمد عبداللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ عرصہ دراز سے علیل چلی آرہی ہیں۔ نیز مولوی غلام احمد صاحب بھی مدت سے ناک کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ہر دو مریضوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محی الدین آف کشمیر قادیان (۶) میرے ماموں صاحب حاجی احمدجی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ دانہ ضلع ہزارہ عرصہ ایک ماہ سے تپ محرقہ میں مبتلا ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ تابعدار عبداللہ خاں دانہ (۷) میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ اخوند غلام حسن پروفیسر بہاولپور +

امریکہ میں تبلیغ اسلام

میں ڈیٹرائٹ شہر میں دورہ پر گیا۔ دو اصحاب داخل اسلام ہوئے۔ وہاں اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس موسم میں یہاں تقریریں نہیں ہوتیں۔ مگر اس ہفتہ خلاف معمول اللہ تعالیٰ نے دو تقریروں کا موقعہ دیا۔ ایک دفعہ ایک دعوت کے موقعہ پر بیٹھے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون سے گفتگو کی۔ اور مسلمانوں کے روزمرہ کے کلمات۔ عادات۔ فرائض اور رسوم بیان کیں جسے یہ باتیں بہت پسند آئیں۔ اور اس نے عورتوں کی کلب میں اس موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر ایک چرچ میں ہوئی۔ اور موضوع ہندوستانی مذہب تھا۔ تقریر کے ختم ہونے کے بعد دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ زبانی گفتگو سے گوروں میں خوب تبلیغ کی جاتی ہے۔ میرے دفتر میں یہ لوگ ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ خصوصیت سے ایک صاحب قابل ذکر ہیں جو کئی ماہ سے زیر تبلیغ ہیں وہ ہفتہ میں ایک دفعہ باقاعدہ آتے ہیں۔ الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ وفات مسیح۔ تثلیث وغیرہ تمام مسائل طے ہوچکے ہیں۔ اب آئندہ گفتگو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام اور احمدیت کی صداقت پر ہوگی۔

مطیع الرحمٰن ایم اے (شکاگو)

چک ۳۳ کا مباحثہ

گذشتہ ماہ میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے درمیان وفات عیسیٰ علیہ السلام۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر چک ۳۳ ضلع سرگودہا میں مباحثہ ہوا۔ ناظرین یہ معلوم کرکے حیران ہونگے کہ وہاں سے بعض عورتوں کی طرف سے فسخ بیعت کے خط لکھائے گئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ چونکہ احمدی علماء سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ اس لئے بیعت فسخ کی جاتی ہے۔ حالانکہ بعض مردوں نے اس کے اُلٹ سمجھا۔ اور بیعت کے خطوط لکھتے ہوئے اقرار کیا کہ احمدی علماء کے دلائل نہایت زبردست تھے جنہیں غیر احمدی علماء توڑ نہیں سکے۔ اس لئے ہم احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر چوہدری عطاء اللہ صاحب۔ چوہدری محمد حسین صاحب اور ایک خاتون حسین بی بی نے بیعت کی +

سرگودہا میں لیکچر

۲۹ ستمبر سنہ ۲۹ء مسجد احمدیہ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے تربیت پر تقریر کی۔ اور سورۃ والعصر کی لطیف تفسیر عالمانہ رنگ میں بیان کی۔ بعض غیر احمدی اور ہندو دوست بھی جلسہ میں موجود تھے +
خاکسار محمد سعید از سرگودہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

حق ذبیحہ گائے کے حصول کے متعلق جماعت احمدیہ کا عزم

کوتہ اندیش و کینہ توز لوگوں کی بیہودہ گوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھوں کے جابرانہ رویہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کا اتحاد

سکھوں اور ہندوؤں کا قانون شکنی کرکے مذبح قادیان کو منہدم کر دینا ایک رنگ میں اگرچہ مقامی معاملہ تھا۔ لیکن یہ چونکہ ہندوؤں اور سکھوں کی مسلمانوں کے خلاف چیرہ دستی اور جابرانہ روش کا شرمناک مظاہرہ تھا۔ اس لئے تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے اس کی اہمیت کو محسوس کرکے اس کے خلاف نہایت پُر زور آواز اٹھائی۔ بیسیوں مقامات پر جلسے منعقد کرکے اپنے رنج و الم کا اظہار کیا۔ اور مسلم پریس نے بے نظیر اتحاد کے ساتھ بہت زبردست مقالے لکھے۔ اور گورنمنٹ پر واضح کر دیا۔ کہ مسلمان قطعاً اپنی یہ حق تلفی برداشت نہیں کر سکتے ؛

اس کے ساتھ ہی نہ صرف ان مسلمانوں نے جو جماعت احمدیہ کی مذہبی اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق ملکی خدمات کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ بڑے جوش سے ہر قسم کی امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ بلکہ ایسے لوگوں نے بھی پورے طور پر اس میں شریک ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ جو عام طور پر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اپنی پوری طاقت سے حصہ لیتے۔ بلکہ بعض اوقات معقولیت کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اخبار" زمیندار" نے جس کی روش جماعت احمدیہ کے متعلق سب پر ظاہر ہے۔ مذبح کے مسئلہ کو حل کرنے کی طرف جماعت احمدیہ کو توجہ دلاتے ہوئے لکھا:۔ " اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو یقیناً دوسرے مسلمان بھی بخوشی ان کا ساتھ دینے کو آمادہ ہونگے" اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا:۔

" حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کے صبر و سکون کا امتحان کافی سے زیادہ کر چکی ہے۔ مسلمان ایک زندہ قوم ہے۔ اور دنیا جانتی ہے۔ کہ جب ان کے شکیب کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ اور وہ متحد ہو کر اٹھتے ہیں۔ تو سیل رواں کی بے پناہ موجیں بھی ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں حکومت مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر ایک خطرناک غلطی کا ارتکاب کر رہی ہے" (زمیندار ۔ ۵ ستمبر)

غرض اس موقعہ کے متعلق مسلمانوں نے اپنی معاملہ فہمی اور متحدہ کوشش کا نہایت ہی خوش کن مظاہرہ کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں میں خواہ داخلی اختلافات کس قدر ہوں۔ وہ مشترکہ حقوق اور مقاصد کے لئے ایک صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں :۔

معاملہ فہمی اور دُور اندیشی سے عاری لوگ

لیکن جہاں یہ بات ہر مسلمان کے لئے خوش کن ہے۔ وہاں یہ سُنکر افسوس بھی ہوگا۔ کہ بعض طبائع نے جن سے معاملہ فہمی اور دور اندیشی کی قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ اور جو تعصب اور عداوت میں اندھی ہو چکی ہیں۔ اس موقعہ پر بھی جماعت احمدیہ کے خلاف نیش زنی ضروری سمجھی۔ اور ان کی نمائندگی کا فخر یا تو "ملاپ" اور "گورو گھنٹال" کو حاصل ہوا۔ یا پھر "اہلحدیث" کے حصہ میں آیا ہے۔ دیا نندی اخباروں نے جو کچھ شائع کیا۔ اس کے متعلق ہم ایک گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ اب "اہلحدیث" کے متعلق عرض کرتے ہیں :۔

" اہلحدیث" ۲۰ ستمبر میں" خادم الاسلام محمد عبد الغفار النجیری" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مذبح کے انہدام کو پیش نظر رکھ کر نہ صرف جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا نہایت ڈھٹائی سے استخفاف کیا۔ اور صریح طور پر دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ بلکہ اس واقعہ کو" مرزا صاحب قادیانی کے کذب دعوے کا خدائی اعلان" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے :۔

" اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا منظور تھا۔ کہ ہندوستان۔ ایشیا یا دنیا تو بڑی چیزیں ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے حواری سالہا سال کی کوششوں کے بعد بھی اپنے مسیح موعود کے پایہ تخت میں بھی اسلام کو غالب نہ کر سکے۔ جہاں ۹۰ فیصدی مسلمان آباد ہیں۔ وہاں جھٹکا تو علی الاعلان ہو سکتا ہے مگر ذبح بقر دو میل کے فاصلہ پر۔ اور اس پر بھی بس نہیں۔ بلکہ سکھوں اور ہندوؤں نے اس مذبح کو بھی ڈھا دیا۔ قادیانی نبی۔ ان کی تعلیم۔ ان کے حواری۔ ان کے امتی سب ملکر بھی اس مغلوبیت کو غالب نہ کر سکے"

اسلام کے غلبہ کا نشان

اگر قادیان میں مذبح کے قیام کو بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور اسلام کے غلبہ کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ تو "اہلحدیث" اور اس کے ہم خیالوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ نشان بڑی صفائی کے ساتھ پورا ہو چکا۔ اور تمام ہندوؤں اور سکھوں کی متحدہ مخالفت کے باوجود اہل قادیان نے اسے قائم کرکے دکھا دیا۔ رہی یہ بات کہ ہندوؤں کی ترغیب سے سکھوں نے اسے گرا دیا۔ اسے "مرزا صاحب قادیانی کے کذب دعوے کا خدائی اعلان" قرار دینا حد درجہ کی بیہودگی اور لغو بیانی ہے۔ اگر حقوق کا تصفیہ کرنے اور فتنہ انگیزوں کو قانونی گرفت میں لانے کی ذمہ وار حکومت نہ ہوتی اور پولیس جس سے بزدلی سے کام لیا۔ موقعہ پر مذبح کی حفاظت کے لئے موجود نہ ہوتی۔ تو دنیا دیکھ لیتی۔ مذبح کا گرانا تو الگ رہا۔ ہندوؤں اور سکھوں کو مذبح کے پاس بھی پھٹکنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور اگر وہ مونہہ زوری دکھاتے۔ تو اس عمدگی اور خوبی کے ساتھ ان کا مونہہ توڑا جاتا۔ کہ نہ صرف وہ بلکہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھتیں ؛

حد سے بڑھا ہوا بغض و عناد

پھر ایسی حالت میں جبکہ اس معاملہ کا تصفیہ ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور وہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔ اسے جماعت احمدیہ کی مغلوبیت قرار دینا حد سے بڑھے ہوئے بغض اور عناد کی علامت ہے جماعت احمدیہ مسلمانوں کا یہ حق حاصل کرنے کے لئے جو عزم اور ارادہ رکھتی ہے۔ اور جس کے مطابق وہ کوشش کر رہی ہے۔ اس کا پتہ ان تقریروں سے بخوبی لگ سکتا ہے جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کے متعلق فرمائی ہیں اور "الفضل" میں شائع ہو رہی ہیں۔ یہاں صرف چند سطور درج کی جاتی ہیں :۔

ذبیحہ بقر کے حق کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کا عزم

حضورؑ نے فرمایا :۔

" کہا گیا ہے۔ قادیان کے ارد گرد سکھوں اور ہندوؤں کے ۴۸ گاؤں ہیں۔ وہ مذبح قائم نہیں ہونے دیں گے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر ۴۸ گاؤں بھی ہوں۔ تو کیا ہوا۔ مومن تو ساری دنیا سے بھی نہیں ڈرتا۔ میں تو اگر اکیلا ہوتا۔ اور ۴۸ چھوڑ ۴۸ لاکھ گاؤں بھی ارد گرد ہوتے۔ اور عزت کا سوال ہوتا۔ تو میں اکیلا ہی گائے ذبح کرتا۔ اور سب سے کہہ دیتا۔ آؤ جو کر سکتے ہو۔ کر لو۔ انسان زندہ رہتا ہے۔ کچھ کرنے کے لئے۔ اگر اس کی عزت ہی نہ رہی۔ تو اس نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے؟ جس کے لئے زندہ رہے۔ ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من قتل دون ماله وعرضه فهو شهيد۔ کہ جو اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے۔ وہ شہید ہے۔ پس مومن موت سے نہیں ڈر سکتا۔ اگر کوئی اسے موت کی دھمکی دیتا ہے۔ تو وہ بڑی خوشی سے اسے خیر مقدم کرتا ہے۔ کہ آؤ جو مارنا چاہتا ہے۔ مار ڈالے۔ مگر جن کو خدا نے زندہ رکھنے کے لئے پیدا کیا ہے انہیں کون مار سکتا ہے۔ مومن تو اس دیو کی طرح ہوتا ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے خون کی ایک ایک بوند سے ایک ایک دیو پیدا ہو جاتا تھا۔ اگر کوئی ایک احمدی کو مار دیگا۔ تو اس کی جگہ سو کھڑے ہو جائینگے۔ جس کا جی چاہے یہ تماشہ دیکھ لے" ("الفضل" ۴ اکتوبر)

پھر حضورؑ نے فرمایا :۔

" میں اس بات پر قائم رہوں گا۔ اور اگر خدا تعالےٰ نے زندگی دی۔ تو اس مسئلہ کو طے کرا کے چھوڑوں گا" (الفضل ۱۱ اکتوبر)

اس مسئلہ کے متعلق حضورؑ کی ساری تقریریں تو الگ رہیں۔ مندرجہ بالا چند الفاظ ہی پڑھنے کے بعد کیا کوئی دیانت دار اور معقول انسان کہہ سکتا ہے، کہ احمدیوں کو مذبح کے معاملہ میں مغلوبیت ہو گئی۔ جو شخص اسے مغلوبیت قرار دیتا ہے۔ وہ در اصل اپنے بغض و عداوت کا نہایت شرمناک طریق سے اظہار کرتا ہے ؛

ہمیں اس بارہ میں کوئی دعوےٰ کرنے کی ضرورت نہیں۔ دنیا خود دیکھ لے گی۔ کہ ہم مسلمانوں کے اس حق کے حصول کے لئے کیا کرتے ہیں۔ ہم صرف خدا تعالےٰ سے توفیق چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے وقت غلبۂ اسلام

ان مسلمانوں نے جن کے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے حوصلے پست ہو چکے ہمتیں ٹوٹ چکی اور دست و پا شل ہو چکے ہیں۔ یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ وہ مسیح جو بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا تھا۔ دوبارہ آکر مسلمانوں کو بغیر ان کے ہاتھ ہلانے کے ان کی کھوئی ہوئی عظمت اور شوکت دلا دے گا۔ انہیں دنیا جہان کا حاکم بنا دے گا۔ اور دوسرے مذاہب کے تمام لوگوں کو تلوار کے زور سے مسلمان بنا کر ساری دنیا میں مسلمان ہی مسلمان پھیلا دے گا۔ چنانچہ اسی خادم الاسلام نے جس کا ذکر ہم اسی پرچہ کے افتتاحیہ میں کر آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے سب سے پہلا فقرہ یہ لکھا ہے:۔

"کون مسلمان ہے۔ جو یہ نہیں جانتا۔ کہ مسیح موعودؑ کا بیّن نشان اسلام کا غلبہ ہوگا"

لیکن ایسے عقلمندوں سے کوئی پوچھے جس مسیحؑ کی آمد کے تم لوگ منتظر ہو۔ اور جسے تمہارے خیال کے رو سے خدا تعالیٰ نے انیس سو سال سے آسمان پر اس لئے زندہ بٹھا رکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی اور ایسا انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ جس کے ذریعہ "اسلام کا غلبہ" ہو۔ اور وہ زمین پر نازل ہوتے ہی تمام انسانوں کو مسلمان بنا دے گا۔ اس نے پہلی بار آکر کیا کیا تھا۔ اس قدر غیر معمولی امیدیں اور توقعات کی آخر کوئی تو وجہ ہونی چاہیئے۔ اگر حضرت مسیحؑ نے اپنے وقت میں کوئی ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے کسی ایک نے بھی نہ کئے۔ حتیٰ کہ سیّد ولد آدم سرور کونین۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہ کر سکے۔ تو بے شک ان کے متعلق جو چاہو۔ امیدیں رکھو۔ اور انہیں جہاں چاہو۔ بٹھائے رکھو۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو خدا کے لئے غور فرمائیں جس انسان نے اپنی قوم میں سے ساری زندگی میں صرف بارہ افراد کو اپنا ہم خیال بنایا اور وہ بھی خطرہ کے وقت اسے چھوڑ کر نہ صرف بھاگ گئے۔ بلکہ اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرنے کے لئے نہایت بُرے الفاظ استعمال کرتے رہے وہ دوبارہ آکر کیا کرے گا۔ اور اسے دوبارہ بھیجنے کی ضرورت ہی کیوں سمجھی گئی ہے؟

افسوس! اچھے بھلے۔ پڑھے لکھے حتیٰ کہ "خادم الاسلام" ہونے کے مدّعی بھی اتنی صاف اور واضح بات پر غور نہیں کرتے۔ اور حضرت مسیحؑ کے متعلق ایسے پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ جن کی خوشبو بھی تا قیامت انہیں نہیں پہونچ سکتی۔

غلبۂ اسلام کا ثبوت

مسیح موعودؑ کے وقت اسلام کے غلبہ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ساری دنیا کو بجبر مسلمان بنایا جائے گا۔ اسلام نہ صرف جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ قرآن کی بیّن آیات سے ظاہر ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی قیامت تک رہینگے اسلام کے غلبہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ دلائل اور برکات کے لحاظ سے کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور آج ساری دنیا میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے۔ جو باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے تمام باطل مذاہب کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اسی کے افراد ہیں جو اکناف عالم میں پھیل کر اسلام کے غلبہ کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ پس یہ غلبۂ اسلام کا نہایت بیّن اور صاف ثبوت ہے۔ بھلا غور تو کرو اگر اس سے اسلام کا غلبہ ثابت نہیں ہوتا۔ تو پھر وہ کیا چیز ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی سی کمزور۔ قلیل التعداد اور غریب جماعت کو ساری دنیا کے سامنے اسلام پیش کرنے اور ہر قوم و مذہب کے لوگوں کو مسلمان بنانے کی جرأت دلا رہی ہے۔ اور اگر یہ غلبہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل نہیں ہوا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دوسرے مسلمان باوجود کروڑ کی تعداد میں ہونے کے۔ ملکوں پر حکمرانی کرنے کے۔ مال و دولت رکھنے کے اشاعت اسلام کی طرف موتہہ بھی نہیں کرتے۔ گھر میں بیٹھے بٹھائے "خادم الاسلام" کہلا لینا بہت آسان ہے۔ لیکن دنیا کے سامنے اسلام پیش کرنے کی کیوں جرأت نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اسلام کا غلبہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ ہونا ہے۔ اور اسی کو اس کام کی توفیق مل سکتی ہے۔ جو آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر آپ کے دلائل سے کام لے کر اور آپ کے ارشادات پر عمل کر کے اشاعت اسلام کے لئے کھڑا ہو۔

غلبۂ اسلام کا پتہ دشمنانِ اسلام سے پوچھو

ایسے لوگ جن کی آنکھوں پر ضد اور تعصب کی پٹی بندھی ہو۔ اگر دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کا وہ غلبہ نہ دیکھ سکیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل ہو رہا ہے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اس کے متعلق ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے۔ جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھا رہے۔ اور احمدیت کی قوت کا تجربہ کر چکے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی مثالوں میں سے اس وقت صرف ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے:۔

اخبار "گورو گھنٹال" ۲۸ ستمبر لکھتا ہے:۔

"قادیان وہ قصبہ ہے۔ جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کڑوی بیل کی طرح پھل پھول رہی ہے۔ اس علاقہ میں انہوں نے اسلام کے پرچار اور ہندو دھرم کو مٹا ڈالنے کے لئے ایسے طریقہ اور سرگرمی سے کوشش جاری کی ہوئی ہے۔ کہ اگر ہندوؤں نے نہایت دانائی اور ہوشیاری اور متفقہ طاقت سے ان کا مقابلہ نہ کیا۔ تو اس امر کا سخت اندیشہ ہے۔ کہ اس علاقہ میں ہندو قوم کا نام و نشان تک نہ مٹ جائے"

پھر لکھتا ہے:۔

"قادیان اور اس کے گرد و نواح میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے اور ہندو دھرم کا ڈنکہ بجانے کے لئے جن وسائل کی ضرورت ہے۔ ان پر ہم عنقریب اپنے خیالات کا اظہار کریں گے"

ہندوؤں کا "متفقہ طاقت سے" جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنا اور "اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے وسائل اختیار کرنا ہمارے نزدیک کوئی نئی بات نہیں۔ ہندو اسلام کے خلاف زور لگانے میں پہلے ہی کونسی کمی کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے انہیں اعتراف ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے "اسلام کے پرچار" کے لئے وہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہندو دھرم مٹ رہا ہے۔

کیا اس سے بڑھ کر اسلام کے غلبہ کا کوئی اور ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ ظاہر ہو رہا ہے۔ احمدیوں کے مقابلہ میں غیر احمدیوں کی تعداد ان کے دنیوی وجاہت ان کی مال و دولت کو رکھیئے۔ اور پھر بتایئے کیا کسی غیر مسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ماننے والے لوگوں کے متعلق اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اگر نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ تو پھر کسی کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا غلبہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

ودھوا آشرموں کی شرمناک حالت

ہندو بیواؤں کی رہائش وغیرہ کے لئے دیانندیوں نے مختلف مقامات پر "ودھوا آشرم" کھولے ہوئے ہیں۔ اور دہلی میں تو اس قسم کے ایک آشرم کا انتظام شردھانند جی کے بیٹے اور داماد کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ جن قباحتوں اور برائیوں کو دُور کرنے کے لئے یہ آشرم قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ ایک گونہ ترقی ہو گئی ہے۔ اس کا ثبوت ان بیانات سے بھی ملتا ہے۔ جو عدالتوں میں آشرموں کے شرمناک واقعات کے متعلق دئے گئے ہیں۔ اس وجہ سے "آریہ پرتی ندھی سبھا" نے اس بارے میں ایک خاص اعلان شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ملک کے مختلف حصوں میں کئی جگہ ودھوا آشرم کھلے ہوئے ہیں جن میں ودھواؤں کی شادیوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان آشرموں میں سے بعض کے ساتھ آریہ یا آریہ سماج کا نام بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ جس سے عوام کو یہ دھوکا لگ جاتا ہے۔ کہ یہ آشرم آریہ سماج نے کھولے ہوئے ہیں۔ ایسے آشرموں کے متعلق وقتاً فوقتاً سبھا کے دفتر میں طرح طرح کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کے بارہ میں نہایت سنگین الزامات لگائے جاتے ہیں" "ہم یہ صاف طور پر اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا ایسے کسی بھی ودھوا آشرم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ محض چند افراد نے اپنی غرض کے لئے کھولے ہوئے ہیں"...

ہمارے نزدیک آریہ سماج صرف اس قدر اعلان کر دینے سے ایسے آشرموں کی ذمہ واریوں سے بری نہیں ہو سکتی۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ آریہ اخبارات میں ہی اس قسم کے اعلان شائع ہوں کہ

"بال و نوجوان ودھواؤں سے شادی آریہ سماج کے ودھوا آشرم بیرون پنجاب میں بلا لحاظ ذات پات کرنے کے لئے گردھاری لال شرما مالک دفتر ہندو شادی خانہ آبادی رجسٹرڈ برانڈرتھ روڈ لاہور سے ملاقات یا خط و کتابت کریں" (آریہ ویر ۸ اکتوبر)

آشرموں کی اس حالت سے جس کا آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی نے ایسی عورتوں کو جنہیں خاوند دکھ دیں۔ خاوند سے علیحدگی حاصل کئے بغیر ایسے آشرموں میں رہنے کا جو مشورہ دیا ہے۔ وہ بھی خطرات سے خالی نہیں۔ جب ودھواؤں کے متعلق جو دوسری شادی کے ارادہ سے ہی آشرم میں داخل ہوتی ہے۔ "نہایت سنگین الزامات" عائد کئے جاتے ہیں۔ تو ایسی نوجوان عورتیں جو خاوند کو چھوڑ کر ایسی حالت میں رہیں گی۔ کہ زندگی بھر شادی کرنے سے انہیں روک دیا جائے۔ ان کی کیا حالت ہو گی۔

84

آریہ سماج کی ناواجب نکتہ چینی

آریہ سماج نے دیگر مذاہب کے متعلق نکتہ چینی کرنے کا جو طریق اختیار کیا۔ اور جس پر اسے بڑا فخر ہے۔ بانی آریہ سماج پنڈت دیانند کے رویہ کے تو عین مطابق ہے۔ لیکن متین اور سنجیدہ اصحاب کے نزدیک خواہ وہ آریہ سماج سے ہی تعلق رکھتے ہوں۔ نہایت ناواجب اور بے حد دل آزار ہے۔ اور وہ اسے ترک کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ پرکاش (۲۹ ستمبر) میں ایک معزز دیانندی لکھتے ہیں:۔

"غیر مذاہب پر ناواجب نکتہ چینی بند کرنی چاہیئے۔ اور جوابی کتابوں میں بھی ذاتیات کا ذکر نہ ہو"

بات تو بہت معقول ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ آریہ سماجیوں کے لئے بانی آریہ سماج کا طرز عمل قابل تقلید ہے۔ یا کسی اور شخص کی نصیحت واجب العمل خواہ وہ کتنی ہی معقولیت پر مبنی ہو۔ اور جب تک بانی آریہ سماج کی پستکیں ناواجب نکتہ چینی سے بھری پڑی ہیں اس وقت تک عام آریہ کس طرح اس روش کو چھوڑ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ پہلے ان کتابوں سے ایسے دل آزار اور سراسر غلط حصے نکال دیئے جائیں۔ اور پھر آریوں کو اس بارے میں اصلاح کی تاکید کی جائے۔

ہندوستان کی زرعی پیداوار

ہندوستان کی اکثر آبادی زراعت پیشہ ہے۔ اور اس ملک کی خوشحالی اور تمول کا انحصار بہت حد تک زراعت پر ہے۔ لیکن چونکہ فن زراعت کو ہندوستان میں ترقی دینے اور اس کے لئے نئے نئے سائنٹیفک ذرائع سے لوگوں کو آگاہ کرنے میں حکومت نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا اس لئے زرعی پیداوار بھی غیر ممالک سے آکر بری و بحری کئی ایک محصولات ادا کرنے کے باوجود ہندوستان میں یہاں کی پیداوار سے سستی فروخت ہو سکتی ہے اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں سر فرانک نائس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ اس سال جنوری سے لے کر جولائی تک آٹھ کروڑ اکیانوے لاکھ روپیہ کا چھ لاکھ ٹن گیہوں آسٹریلیا سے آیا۔ اور کلکتہ میں پانچ روپیہ ۱۲ آنہ فی من کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ درآں حالانکہ ہندوستان کا گیہوں پانچ روپیہ سے پانچ روپیہ ۱۲ آنہ فی من تک بکا۔

آسٹریلیا سے گیہوں لانے میں قریباً نو آنہ فی من محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں سے آیا ہوا گیہوں ہندوستان کے گیہوں سے سستا فروخت ہوا۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آسٹریلیا میں زراعت کا کام سائنٹیفک طریقوں پر مشینوں سے کیا جاتا ہے جس سے وہاں فی ایکڑ ہندوستان سے کئی گنا زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں چونکہ کاشت کے لئے وہی دقیانوسی ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ یہاں معیار زندگی پست ہونے کی وجہ سے مزدوری بہت ارزاں ہے یہاں کی پیداوار سستی قیمت پر فروخت نہیں کی جا سکتی۔ ہمارے نزدیک حکومت کو اس بارہ میں زیادہ بیدار رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ملک میں خوشحالی پیدا ہو۔ اس طرح ملک میں قیام امن میں بہت کچھ سہولت اور آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جرائم میں بھی کمی آسکتی ہے۔

اشارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ وہ زمانہ لد گیا۔ جب مسلمانان ہند کا اسلام فروش اور خود فراموش طبقہ گاندھی جی کو "بالقوہ نبی" بتانے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا۔ اور اب ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ جو علی الاعلان جلی حروف اور سرخ الفاظ میں کہہ رہے ہیں

یہ موہن مالوی بھی کم نہیں ہرگز مہگا گاندھی،
بچو تم اے مسلمانوں۔ بچو تم ایسے ڈھونگی سے

(انقلاب ۱۷ اکتوبر)

تاہم ایسے افراد ابھی تک بالکل مفقود نہیں ہونے۔ جو اپنی جہالت اور نادانی کے صدقے گاندھی جی سے اظہار عقیدت کرتے ہوئے خالص مذہبی اور دینی اصطلاحات بڑی فیاضی سے ان پر نچھاور کر دیتے ہیں۔

"زمیندار" (۱۳ اکتوبر) نے آقائے ظفر علی خان کے "جوار خیالات گرامی" شائع کئے ہیں۔ ان میں اگرچہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ

"مہاتما گاندھی کی ذہنیت کچھ اس قسم کی ہے۔ کہ ان کے فلسفیانہ ارشادات پر عمل کر کے سیاسی نجات حاصل کرنا کسی انسانی جماعت کیلئے تو ممکن نہیں"

لیکن باوجود اس کے یہ الفاظ منہ سے نکالنے میں ذرا بھی حجاب نہیں آیا کہ "مہاتما جی کی یہ حالت ہے۔ کہ انہوں نے پیغمبرانہ انداز میں سارے ملک کیلئے ایک خاص قسم کی حکمت عملی وضع کر لی ہے"

وابستگان دامن اسلام غور فرمائیں۔ کہاں گاندھی جی ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے معتقد۔ گائے کے پجاری۔ شجر و حجر کو پرمیشور ماننے والے اور کہاں "پیغمبرانہ انداز" پھر کیا پیغمبرانہ انداز وہی شخص اختیار کیا کرتا ہے۔ جس کے ارشادات پر عمل کر کے سیاسی نجات حاصل کرنا کسی انسانی جماعت کے لئے ممکن نہ ہو۔

نہایت ہی افسوس ہے۔ "مولانا" سے "آقا" بن جانیکے باوجود بھی انہیں اتنی سمجھ نہ آئی کہ "پیغمبر" ایک مقدس اسلامی اصطلاح ہے۔ اور اس کا مصداق وہی انسان ہوتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کیلئے مبعوث کرتا ہے۔ اس لحاظ سے "پیغمبرانہ انداز" کا یہ مطلب ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کا طریق عمل۔ گاندھی جی کے سے انسان کے انداز کو "پیغمبرانہ انداز" کہنا حد درجہ کی جہالت مذہبی بے غیرتی اور بے حمیتی نہیں تو اور کیا ہے۔

اسی سلسلہ میں "آقائے ظفر علی" کا ایک اور "ارشاد گرامی" بھی سن لیجئے فرماتے ہیں:۔

"مہاتما جی پیغمبرانہ رنگ میں ہندوستان کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں فرشتے نہیں بستے۔ بلکہ خون اور گوشت کے بنے ہوئے انسان رہتے ہیں" مطلب یہ کہ اگر ہندوستان میں فرشتے بستے۔ تو گاندھی جی کو حق تھا۔ کہ "پیغمبرانہ انداز" اختیار کرتے۔ لیکن چونکہ خون اور گوشت کے بنے ہوئے انسان رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں پیغمبرانہ انداز میں رہنمائی نہیں کرنی چاہیئے۔

اس سے سابق "مولانا" حال "آقا" کی جہالت کا مزید ثبوت ملتا ہے پیغمبر ہمیشہ انسانوں کے لئے اور انہی انسانوں کے لئے جو خون اور گوشت کے بنے ہوئے ہیں آتے رہے ہیں۔ اس لئے پیغمبرانہ انداز انسانوں سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ فرشتوں سے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ مہاتما جی پیغمبرانہ رنگ میں ہندوستان کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا فرض ہے۔ کہ بلا چون و چرا ان کی ہر ایک بات پر آمنا و صدقنا کہے۔

لیکن عجیب بات ہے۔ "آقائے ظفر علی" ایک طرف تو یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ گاندھی جی نے پیغمبرانہ انداز میں ملک کے لئے حکمت عملی وضع کر لی ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں۔

"مہاتما گاندھی اگرچہ بڑے ہیں۔ لیکن کانگریس ان سے بھی بڑی ہے۔ اور اس کا کام ان کے بغیر بھی چل سکتا ہے"

گاندھی جی کے خود تسلیم کردہ "پیغمبرانہ انداز" کا اسطرح انکار کر کے "آقائے ظفر علی" جہاں کافر گاندھی بن رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے کانگریس کے متعلق ایسے عقیدہ کا اظہار کیا ہے جسے کوئی مسلمان سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

جب بالفاظ "آقائے ظفر علی" گاندھی جی کا انداز "پیغمبرانہ انداز" ہے۔ تو کانگریس جسے وہ "ان سے بھی بڑی" قرار دے رہے ہیں۔ اس کا انداز ان کے عقیدہ کے مطابق نعوذ باللہ "خدائی انداز" ہوا۔ کیونکہ پیغمبر سے اوپر خدا ہی ہے۔ اب گویا "آقائے ظفر علی" کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ گاندھی جی میں انہیں "پیغمبرانہ انداز" کا جلوہ نظر آرہا ہے۔ اور کانگریس میں "خدائی انداز" کا۔ اس صورت میں کیا ان لوگوں کی بد قسمتی میں کوئی شک ہو سکتا ہے جن کی راہ نمائی ظفر علی کے سے انسان کے سپرد ہو۔ اور جن کا وہ آقا کہلاتا ہو۔

ہندو گئو بھگت ہونے کے نہ صرف دعوے کرتے ہیں۔ بلکہ گائے کی حفاظت کے بہانہ سے فتنہ پردازی اور مفسدہ انگیزی سے بھی باز نہیں آتے۔ لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ کئی رنگ میں گئو کشی کا باعث بن رہے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ ہم کئی بار اس کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اب ان کی گئو بھگتی کا ایک مزید ثبوت پیش کرتے ہیں۔

"ملاپ" (۵ اکتوبر) گئو شالہ کیتھل کی کارگذاری بیان کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "ایک گائے جو بازار سے چھڑائی گئی تھی۔ پھر بوچڑ خانہ میں پہنچ گئی۔ اور ایک آدمی نے اس گائے کا روپیہ اس آدمی کے قرض میں وضع کر لیا"

الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ گئو شالہ کیتھل کا کوئی قصور نہیں۔ بات یہ ہے بوچڑ خانہ میں ہی ایسی کشش ہے۔ کہ گائیں خود بخود اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہیں اسی لئے گئو شالہ کیتھل کی گائے بھی بوچڑ خانہ میں پہنچ گئی" کوئی اسے پہنچانے نہیں گیا۔ رہی یہ بات کہ "اس گائے کا روپیہ" کسی آدمی کے قرض میں وضع کر لیا گیا۔ یہ بامر مجبوری ہوا۔ جو گائے خود بخود بوچڑ خانہ میں پہنچ گئی۔ وہ واپس آنے کے لئے کیونکر تیار ہو سکتی تھی۔ اور اسے زبردستی لانے میں "گئو ماتا" کی تعظیم ہوتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی خداداد استعدادوں سے دوسروں کو مستفید کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی فطرت کے مطالعہ سے یہ بات کلی طور پر معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ

انسانوں کی استعدادیں

مختلف ہوتی ہیں۔ کسی کے اندر زیادہ قابلیت ہوتی ہے۔ اور کسی کے اندر کم۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چونکہ مکلف بنایا ہے۔ اور اگر وہ اسکی طرف سے آنیوالی آواز کو نہیں سنتا۔ تو وہ مؤاخذہ کے نیچے ہے۔ اس لئے ایک قلیل معیار ایسا رکھا گیا ہے۔ جس سے اتر کر کوئی انسانی دماغ نہیں ہوتا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ بگڑ جائے اور انسان پاگل ہو جائے۔

دنیا میں جسقدر چیزیں ہم دیکھتے ہیں۔

تمام کے اندر اختلاف

پایا جاتا ہے۔ مدارج کے لحاظ سے ہر چیز کی ایک قلیل سے قلیل اور ایک بڑی سے بڑی حد بندی ہوتی ہے۔ اور یہ حالت ہم ہر چیز میں دیکھتے ہیں۔ انسان کے قد ہی لے لو۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا قد ہوگا جس سے چھوٹا اور نہ ہوگا۔ اور ایک بڑے سے بڑا ہوگا جس سے بڑا اور نہ ہوگا۔ لیکن دونوں کے درمیان مختلف قد ہیں۔ اور اگر زیادہ باریکی سے ناپنے کا کوئی آلہ ہوتا۔ تو شائد معلوم ہو جاتا۔ کہ دنیا میں دو انسانوں کا بھی ایک جتنا قد نہیں۔ یہی حال بینائی کا ہے۔ ایک کم سے کم اور ایک زیادہ سے زیادہ بینائی ہوگی۔ پھر درمیان میں لاکھوں اقسام کی بینائیاں ہونگی پھر یہی حال شنوائی کا ہے۔ یہی حال موٹاپے اور دبلے پن کا ہے۔ ایک زیادہ سے زیادہ موٹا ہوگا جس سے زیادہ کوئی موٹا نہ ہوگا۔ اور ایک کم سے کم دبلا ہوگا۔ جس سے کم دبلا کوئی نہ ہوگا۔ درمیانی درجہ میں ہزاروں دبلے اور موٹے ملینگے۔ انسان کے اعضاء کا بھی یہی حال ہے۔ پھر اور جو چیزیں دنیا میں ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ ہر میوہ کے قد میں فرق ہوتا ہے۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا آم ہوگا جس سے زیادہ چھوٹا نہ ہوگا۔ اور ایک بڑے سے بڑا ہوگا جس سے بڑا نہ ہوگا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے

ہر چیز کے لئے حد بندی

کر دی ہے۔ کہ چھوٹی سے چھوٹی اتنی ہوگی اور بڑی سے بڑی اتنی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی عقلوں میں بھی حد بندی کر دی ہے ایک چھوٹی سے چھوٹی عقل ہوگی۔ جو ہر ایک انسان میں پائی جائیگی۔ چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ہر انسان ایمان حاصل کر سکے۔ اس لئے اگر وہ ایمان کو چھوٹی سے چھوٹی عقل کا معیار نہ قرار دیتا۔ تو پھر سب مکلف نہ ہوتے صرف وہی ہوتے ہیں۔ جو اس عقل سے اوپر ہوتے۔ کیونکہ جس شخص کی سمجھ میں ہی کوئی بات نہ آئے۔ اس پر اسکے متعلق الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ایمان ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کا معیار ہے۔ اور درمیان میں عقل کے مختلف مدارج ہیں جنکے لحاظ سے کوئی بڑا عقلمند ہے اور کوئی چھوٹا۔ اور عقل کے ان مدارج کے لحاظ سے انسانوں کے کاموں میں بھی اختلاف ہوتا ہے کوئی بڑا آدمی ہوتا ہے۔ اور کوئی اوسط درجہ کا۔ اور کوئی معمولی۔ اور مختلف انسانوں میں اس اختلاف میں انکی عقل کا ہی دخل ہوتا ہے جو فطرت نے انہیں دی ہے۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ

انسانی عقل میں تفاوت

کیوں ہے۔ جس سے ایک بڑا آدمی بنجاتا ہے۔ اور دوسرا بالکل معمولی رہتا ہے۔ اور اس کا ہونا ظلم ہے یا نہیں۔ یہ ایک الگ مضمون ہے۔ اسوقت میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ یہ تفاوت ہوتا ہے اور اسکی بنا پر

ہر ایک سے ایک ہی جیسی امید

نہیں کیجا سکتی۔ ہم یہ امید تو سب سے کر سکتے ہیں کہ ایمان لے آئیں لیکن یہ نہیں کر سکتے۔ کہ سب ایک سے مومن ہو جائیں۔ قرآن کریم میں یہ مطالبہ تو ہے کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ جیسے مومن کیوں نہیں بنتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کتنی نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پانچ۔ اس نے کہا صرف پانچ۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر اسی طرح اس نے روزہ اور زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا۔ اور آپ کا جواب سنکر کہا۔ بس میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اتنا کرے تو

تو جنتی ہے

اس سے معلوم ہوا۔ اسلام نے سب سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے ایمان کا مطالبہ نہیں کیا۔ تحریص تو اسکی دلائی گئی ہے لیکن حکم نہیں دیا گیا۔ کیونکہ یہ سب مدارج قابلیتوں کے ماتحت حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ انسان کی قابلیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے قلیل ترین عقل کے معیار کے مطابق جو سب میں ہوتی ہے مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایمان کے اعلیٰ مدارج کا نہیں صرف انکی تحریص ہے۔ حکم نہیں جو اسے حاصل کر سکے کرے۔ غرضیکہ یہ تفاوت ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اور ساتھ ہی ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ کمزور لوگ ہمیشہ اپنے لئے

سہارے کی تلاش

کرتے ہیں۔ اس تفاوت کی بنا پر کسی ایک میں تو ایسی قابلیت ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھ جائیں لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں اوپر اٹھنے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بعض طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو کتاب کا خود بخود مطالعہ کر کے اسے یاد کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ خود تو نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن استاد کی مدد سے پڑھ کر یاد کر لیتے ہیں پھر بعض ایسے ہوتے ہیں جو صرف پڑھانے سے نہیں بلکہ یاد کرانے سے یاد کر سکتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ خواہ انہیں استاد کس قدر یاد کرائے پھر بھی پوری طرح یاد نہیں کر سکتے۔ وہ ایک حد تک تو علم حاصل کر سکتے ہیں معمولی بول چال سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس سے آگے ترقی نہیں کر سکتے۔ مثلاً افریقہ کی ایک قوم ہے۔ اسے غیر ملکی علوم یاد بھی کرا دیئے جائیں تو قلیل عرصہ میں وہ پھر بھول جاتے ہیں صرف چند الفاظ یاد رکھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ انکے دماغ کے خلئے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ زیادہ کی گنجائش انمیں نہیں ہوتی۔ پس ان مختلف المدارج لوگوں کو دیکھتے ہوئے ضروری ہے کہ

بعض ایسے استاد ہوں

جو اپنے ذمہ فرض کر لیں۔ کہ کمزوروں کو اٹھائیں۔ ابھاریں۔ اور انہیں منزل مقصود کے قریب لانے میں انکی مدد کریں۔ قرآن کریم نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر میں اسی فرض کیطرف توجہ دلائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ اس کام کیلئے سب کو مقرر کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ بتایا ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو لوگوں کو خیر کیطرف بلائے۔ اور انہیں نفع پہنچائے۔ لیکن

نفع رسانی

میں ہر ایک ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ بعض صرف اتنا ہی تیرنا جانتے ہیں کہ اپنی جان بچا سکیں۔ اور بعض اپنی جان بچانیکی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کو بچا سکتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ دوسروں کو بچائیں۔ پھر بعض اوقات کشتی ایسی جگہ ڈوبتی ہے کہ ساحل وہاں سے دور ہوتا ہے۔ بعض لوگ تیرنا تو جانتے ہیں لیکن اتنا دم انمیں نہیں ہوتا کہ منزل پر پہنچ جائیں۔ پس دوسروں کا جو تیر سکتے ہیں فرض ہے کہ انہیں بھی منزل پر پہنچائیں۔ اور وہی جماعت کامیاب ہو سکتی اور منزل پر پہنچ سکتی ہے۔ جس کے صاحب استعداد لوگ

کمزور بھائیوں کو فائدہ

پہنچائیں۔ اور اس طرح جماعت کے معیار کو بلند کرتے جائیں۔

مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت میں یہ احساس ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جیسے وعظ ہم سنتے ہیں قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہم پڑھتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے بھی سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اس بنا پر وہ اپنے کمزور بھائیوں کے متعلق یہ رائے قائم کر لیتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ کی بات نہیں مانی۔ وہ ہماری کب سنینگے۔ حالانکہ وہ ماننے کے لئے تو تیار ہوتے ہیں لیکن انمیں اتنی قابلیت نہیں ہوتی کہ بغیر سہارے کے کھڑے رہ سکیں وہ دوسروں کی

یاد دہانی کے محتاج

ہوتے ہیں۔ ان کا روحانی حافظہ اتنا تیز نہیں ہوتا کہ خود بخود سب باتیں یاد رکھ سکیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو اپنی استعدادوں میں بڑھے ہوئے ہوں۔ اپنے اپنے ہمسایہ کو۔ محلہ والوں۔ اور گاؤں والوں کو یاد دہانی کر کے فرض منصبی کی طرف متوجہ کرتے رہیں۔

85

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی مثال

تین چار دن ہی کی سناتا ہوں۔ عشا کی نماز کے لئے ایک دن جب میں آیا۔ تو دیکھا۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ صرف دو صفیں تھیں۔ میں نے صرف اتنا کہا۔ کہ دوست اپنے ہمسایوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیا کریں۔ میں نے دیکھا۔ دوسرے دن سے ہی تعداد بڑھنی شروع ہوگئی۔ بعد میں آنے والے یہ تو پہلے بھی جانتے تھے۔ کہ نماز ضروری ہے۔ اور باجماعت پڑھنی چاہیئے۔ لیکن ان میں اتنی استعداد نہیں تھی۔ کہ اس بات کو یاد رکھ سکیں جب دوسروں نے انہیں یاد دلایا۔ تو وُہ بھی آگئے۔ میں پہلے بھی اس مسئلہ پر کئی روز سے غور کر رہا تھا۔ اور اس مثال سے مجھے اور بھی یقین ہوگیا۔ کہ ذرا سی مدد سے سست لوگ غفلت ترک کر سکتے ہیں ؛

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ یعنی اگر تم نعمائے الٰہی کی قدر نہ کروگے۔ تو سزا پاؤ گے۔ پس اگر اسے یاد کرکے ہر جگہ ایسے آدمی تیار ہو جائیں جو دوسروں کو ان کے فرائض یاد دلاتے رہیں۔ تو بہت جلد ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے ؛

یہ غلط ہے۔ کہ ایک چیز سے ہر شخص یکساں فائدہ اٹھاتا ہے۔ دیکھو سب لوگ سُورج اور ہوا سے ایک سے مستفید ہوتے ہیں۔ پھر کیوں ان میں سے کوئی کالا ہوتا ہے۔ کوئی گورا۔ کوئی موٹا ہوتا ہے۔ اور کوئی دُبلا۔ بات یہ ہے ہر شخص اپنی

استعداد کے مطابق فائدہ

اٹھا سکتا ہے۔ بعض سُنتے تو ہیں۔ مگر ان کے اندر قوت جذب بہت کم ہوتی ہے۔ جیسے ایک ہی جیسا پانی سپنج۔ فلالین۔ روئی اور ململ میں ڈالو۔ تو ان سب کی قوت جذب میں فرق نظر آئے گا۔ حالانکہ پانی سب میں برابر ڈالا گیا ہوگا۔ اسی طرح ایک ہی وعظ میں جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ ایک سا فائدہ نہیں اٹھاتے — ایک کے کان میں آواز کم پڑتی ہے۔ دوسرے کے کان میں زیادہ اس لئے بھی کہ بعض کی شنوائی کی قوت کم ہوتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ بعض کو توجہ کی عادت بہت کم ہوتی ہے۔ وُہ مجلس میں بیٹھے تو ہوتے ہیں مگر ان کی توجہ دوسری جانب ہوتی ہے۔ ابھی اپنے ارد گرد نظر ڈال کر دیکھ لو بعض تو غور سے خطبہ سُن رہے ہونگے۔ بعض اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہونگے۔ بعض اونگھ رہے ہونگے۔ پس یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سب نے ایک سا سُنا۔ سب کے سُننے میں فرق ہے۔ اور اسی لئے ہر ایک کے استفادہ میں بھی فرق ہوگا۔ بعض زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بعض کم۔ کیونکہ توجہ میں فرق ہوتا ہے۔ پھر آگے قابلیت میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ایک ہی پیغام دس آدمیوں کو دو۔ اور پھر ان سے سنو۔ تو ضرور فرق ہوگا۔ پس اول تو سُننے والے بھی کم ہوتے ہیں۔ پھر سُننے والوں میں سے سمجھنے والے اور بھی کم ہوتے ہیں ؛

سو جن کو اللہ تعالےٰ نے یہ استعداد دی ہے۔ کہ وُہ سنیں سمجھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔ انہیں چاہیئے۔

دُوسروں کا بھی خیال رکھیں

جب اکٹھے دریا میں کودنے لگیں۔ تو ضرور اپنے ساتھیوں کا جو تیرنا نہ جانتے ہوں۔ خیال رکھا جاتا ہے۔ پھر کیوں ایسا نہیں کیا جاتا۔ کہ جو کمزور۔ روحانی امور میں سُستی دکھاتے اور دینی کاموں میں حصہ کم لینے والے یا نہ لینے والے ہوں ان کو بھی توجہ دلائی جائے۔ اسلام ہر ایک مومن کے لئے یہ ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ وُہ دُوسروں کو بھی اپنے ساتھ آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔ اور یہ ایسی

مواخات اور مساوات

ہے۔ کہ اسلام کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ سب میں ایسا رابطہ اور رشتہ پیدا کر دیا ہے۔ جو سب رشتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ ایک شخص نماز کے لئے آتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ ہمسایہ سو نہ گیا ہو۔ اس لئے وُہ گھر سے نکل کر سیدھا مسجد کی طرف جانے کی بجائے پہلے ہمسایہ کو آواز دے لیتا ہے۔ اور اس کی آواز سے ہمسایہ نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔ تو اس کو بھی

وَیسا ہی ثواب

ملیگا۔ جیسا خود پڑھنے والے کو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ۔ خیر کی طرف لے جانے والا ثواب کا ویسا ہی مستحق ہوتا ہے۔ جیسا کہ نیکی کا کام کرنے والا۔ تو صرف آواز دے دینے سے دو نمازوں کا ثواب مل گیا۔ اور اگر تین یا چار کو آواز دے کر ساتھ لے لیا تو ایک تو مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب آگے ہی بہت زیادہ ہے۔ پھر وہ تین یا چار گُنا ہو جائیگا ؛

اسی طرح ایک شخص چندہ دینے لگتا ہے۔ اسے خیال آتا ہے۔ آج میرے ہمسایہ کے پاس روپیہ ہے۔ ممکن ہے۔ کل کو خرچ کر دے۔ اس لئے وہ اسے بھی تحریک کر دیتا ہے۔ اور وہ چندہ ادا کر دیتا ہے۔ اب اسے بھی اس کے چندہ دینے کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور اسی طرح تحریک کرکے وُہ جتنے لوگوں سے چندہ وصول کرلے گا۔ اتنا ہی اُسے زیادہ ثواب ملیگا۔ ایسی معمولی باتوں سے بھی انسان بہت ترقی کر سکتا ہے۔ اگر ذرا سا خیال رکھ لیا جائے۔ اور اپنے ہمسایوں اور ملنے والوں میں نیکی کرنے کی تحریک کی جائے۔ تو اس سے عظیم الشان فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ایک طرف تو

دین کے کام میں بہتری

ہو سکتی ہے۔ اور دوسری طرف ثواب حاصل ہو جاتا ہے ؛

پس جن کو اللہ تعالےٰ نے استعداد دے۔ وُہ ضرور اس طرف توجہ کریں اور اس بات کا خیال رکھیں۔ اس

استعداد کا نشان

یہ ہے۔ کہ اسے خود اس کام کے کرنے کی توفیق مل جائے۔ اگر کسی کو صبح کی نماز میں شامل ہونے کی توفیق مل جائے۔ تو یہ علامت ہے اس بات کی۔ کہ اس میں استعداد ہے۔ کہ دوسروں کو بھی اس نماز میں شریک ہونے کی تحریک کر سکے۔ پس اسے چاہیئے۔ ہمسایوں کو بھی آواز دے کر جگا لے۔ اسی طرح عشاء کی نماز میں آنے کی جسے توفیق ملتی ہے۔ وُہ سمجھ لے۔ اس میں اوروں کو نماز کی تحریک کرنے کی استعداد ہے۔ پس وُہ ہمسایوں کو بھی آواز دیدے۔ ممکن ہے۔ ان میں سے کوئی سو گیا ہو۔ اسی طرح اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جن میں استعدادوں کا پتہ لگ سکتا ہے۔ باقی رہیں باریک استعدادیں۔ سو ان کا انسان کو خود ہی علم ہو جاتا ہے۔ جب اسے روحانی علوم حاصل ہوتے ہیں۔ اور

رُوحانی کھڑکی

جب کھلتی ہے۔ تو وُہ خود ہی اپنا پتہ بتا دیتی ہے ؛

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ نہ صرف خود دین کے کام کرنے میں چست ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کریں۔ جتنے لوگ بھی کسی کے ذریعہ سنبھل جائیں۔ اُتنوں کا ہی ثواب اُسے حاصل ہوگا۔ اور اگر کوئی کسی غیر کو نہیں صرف اپنے بیوی بچوں کو ہی دین میں چست کردے۔ تو اس کا بھی اُسے ثواب ملیگا ؛

میں نہیں سمجھتا۔ کوئی بھی جماعت ایسی ہو جس میں ایک شخص بھی ایسا نہ مل سکے۔ جو یہ فرض انجام دے سکے۔ اور اگر

ایک ایک شخص

بھی ہر جماعت میں ایسا کھڑا ہو جائے۔ تو اپنی جماعت میں وُہ بہت چستی پیدا کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ جماعت کے پریزیڈنٹ یا سیکرٹری کا ہی یہ فرض قرار دیا جائے۔ جن میں خدا تعالےٰ نے یہ استعدادیں ودیعت کی ہوں۔ وہ سب کے سب اسے سر انجام دیں۔ میں نے دیکھا ہے۔

مُستعد آدمی

جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کی جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہی خیال کر لیا جاتا ہے۔ کہ سب وعظ سنتے اور اخبار پڑھتے ہیں۔ پھر کسی کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں پڑھنے یا سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ انہیں

جگانے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ جہاں تک خدا تعالےٰ نے کسی میں استعداد رکھی ہو۔ اس سے دوسروں کو فائدہ پہونچائے

یہی مساوات ہے۔

جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ مساوات یہ نہیں۔ کہ قوم کا روپیہ اکٹھا کرکے سب میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو استعداد اور خوبی ایک میں ہو۔ دوسروں کو اس سے فائدہ پہونچایا جائے ؛

پس میں جماعت کے

دوستوں کو توجّہ

دلاتا ہوں۔ کہ اگر وُہ اس ثواب کمانے کے ذریعہ کی طرف متوجہ ہوں۔ تو جماعت کے اندر ایسا تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ دُنیا دیکھ کر دنگ رہ جائے۔ جن کو اللہ تعالےٰ کسی نیکی یا قربانی کے کرنے کی توفیق دے۔ انہیں چاہیئے اسے کرتے وقت دوسروں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کیا کریں اور اس طرح

جماعت کو ایک لیول پر لانے کی کوشش

کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق دے (آمین یارب العٰلمین)

کتب سلسلہ کا امتحان

قبل ازیں حقیقۃ الوحی اور نبع المصفّٰی کے امتحانات کا اعلان بذریعہ الفضل و احمدیہ گزٹ شائع ہو چکا ہے۔ اب ہر دو امتحانات میں شامل ہونے والے احباب اور دوسرے دوستوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس مرتبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو یہ ہر دو امتحانات ہونگے حسب دستور سابق دوستوں کو پرچے بھجوا دیئے جائیں گے۔ اب بھی اگر کوئی دوست دو نو امتحانوں میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں شامل ہونا چاہیں۔ تو دفتر تعلیم و تربیت میں اطلاع دیں۔ اس بات کا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر دو امتحانات میں اوّل رہنے والے دوستوں کو انعام بھی دیا جائے گا ؛

(عبد الرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان کی زیارت

بالآخر میں دارالامان قادیان دیکھ ہی آیا۔ مجھے قادیان جانے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ میں نے ۱۹۱۸ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ تحریک احمدیت کے طفیل قادیان دیار و امصار میں مشہور ہے۔ اور احمدیوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی جائے پیدائش اور مرکز مساعی ہونے کے باعث تو یہ مقام خاص تقدس رکھتا ہے۔ اور باعث خیر و برکت ہے۔ لیکن مجھے آجتک وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہت دوستوں نے کہا ہے لگا ہے مجھے مدعو کیا۔ اور بالخصوص حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جب سے میں یورپ سے واپس آیا ہوں۔ ایک عام دعوت دے رکھی تھی۔ کہ جب چاہو چلے آؤ۔ بالآخر میں نے اس دعوت سے فائدہ اٹھایا۔

کئی سال ہوئے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مقالہ لکھا تھا۔ کیا احمدی اور کیا غیر احمدی سب نے اس کی تعریف کی تھی۔ مگر مجھے یقین ہے۔ اگر مجھے اسی مضمون پر دوبارہ قلم اٹھانے کو کہا جائے۔ تو میرا مضمون اس پہلے مقالہ سے ایک گونہ مختلف ہوگا۔ قادیان جاکر میرے خیالات میں حیرت انگیز تغیر ہوگیا۔ مجھ میں فطرۃً تنقید کا مادہ زیادہ ہے۔ اور مجھے زیارتوں اور زیارت گاہوں کا اتنا شوق نہیں۔ لیکن جو لوگ تحریک احمدیت کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں ضرور مشورہ دونگا۔ کہ وہ قادیان کی زیارت ضرور کریں۔

میں جب سے جماعت احمدیت میں داخل ہوا میرا تعلق لاہوری فریق سے رہا ہے۔ میں جماعت قادیان سے بالکل ناواقف تھا۔ اور جو کچھ بھی میرے خیالات قادیان کے متعلق تھے۔ وہ ان ہی لوگوں کی گفتگو یا تحریروں سے اخذ کئے ہوئے تھے۔ میں خیال کرتا تھا۔ قادیان میں شاہانہ ٹھاٹھ ہونگے۔ اور یہ خیال تو بڑا مشہور کیا جاچکا ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے گرد جمع ہوگئے ہیں وہ محض دنیوی مفاد کی خاطر ایسا کئے ہوئے ہیں۔ مگر یہ خیالات قطعاً جھوٹ ثابت ہوئے ہیں۔ ان میں ذرہ برابر بھی سچائی نہیں۔

میں نے قادیان میں کوئی محلات نہیں دیکھے۔ اور نہ کوئی امیرانہ ٹھاٹھ نظر آیا۔ لے دے کے قادیان میں صرف تین شاندار عمارتیں ہیں۔ یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ بورڈنگ ہاؤس اور مسجد اقصیٰ۔ باقی سب مکانات معہ دفاتر انجمن معمولی مکانات ہیں۔ اور عربی مدرسہ جہاں تبلیغ کے لئے نوجوانوں کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل کے امتحان کے لئے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ کچے کوٹھوں میں ہے۔ غرض کہ قادیان میں امیرانہ ٹھاٹھ اور سامان عیش نہیں۔ بلکہ غربت اور اخلاص اور خدمت اسلام کی جھلک چاروں طرف نظر آتی ہے۔

مجھے قادیان غیر معمولی طور پر سونا نظر آیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ امام جماعت حضرت مرزا صاحب قادیان میں موجود نہ تھے۔ آپ کشمیر سے واپس آنے والے تھے۔ سری نگر سے روانگی کی اطلاع پہونچ چکی تھی۔ اور ہر شخص ان کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف نظر آتا تھا۔ لوگوں میں ایک خاص جوش۔ ایک مسرت اور ایک والہانہ کیفیت نظر آتی تھی جو میرے لئے اس بات کا کھلا ثبوت تھا۔ کہ حضرت خلیفہ صاحب سے تعلق کی بنیاد مریدوں کی پیر پرستی پر نہیں۔ بلکہ محبت اور تسخیر قلب پر مبنی ہے۔ ہر شخص نے حیرت سے مجھے کہا ایک دن اور کیوں نہیں ٹھیرتے۔ کیونکہ حضرت صاحب اگلی ہی صبح تشریف لانے والے تھے۔ بلاشبہ ہزاروں جاں نثار دوستوں اور مریدوں کا اپنے مرشد کے استقبال کے لئے والہانہ نکل کھڑے ہونا ایک روح پرور نظارہ ہوتا۔ مگر مجھے اشد ضروری کام تھا جس نے مجھے اس نظارہ سے محروم رکھا۔

میں قادیان میں صرف چوبیس گھنٹے رہا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے سب سے پہلی درخواست یہ کی۔ کہ مجھے قادیان کی درسگاہیں اور وہ مقامات دکھائیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی ذات سے وابستہ ہوں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک نہایت شاندار تعلیم گاہ ہے۔ اس کے ساتھ لڑکوں کے کھیل کود کے لئے وسیع میدان موجود ہیں۔ مسجد اقصیٰ بھی ایک بہت شاندار مسجد ہے اس میں جمعہ کے دن مستورات کے لئے ایک حصہ میں پردہ لگا کر الگ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض وہ مقامات بھی دیکھے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کی ذات سے تعلق تھا۔ اور بہشتی مقبرہ بھی دیکھا۔ جس کے متعلق عوام میں غلط باتیں مشہور ہیں۔ بہت صاف ستھری جگہ ہے۔ اور میرے خیال میں ہندوستان میں جس قدر مسلمانوں کے قبرستان ہیں۔ ان سب میں زیادہ صاف ستھرا ہے مجھے افسوس ہے۔ کہ میں قادیان میں زیادہ عرصہ نہ ٹھیر سکا۔ خاکسار درانی

”ناظم انجمن شباب المسلمین بٹالہ“ کی حقیقت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ ”انجمن شباب المسلمین بٹالہ“ کے جس اشتہار کا ذکر آپ نے اپنے موقر اخبار بابت ۴ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے لیڈنگ آرٹیکل میں کیا ہے۔ وہ کسی دشمن اسلام (ہندو یا سکھ) کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ یہ نتیجہ نکالنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ یہ سب کچھ ”کرایہ کے ٹٹو“ کی حیثیت میں ”تر نوالہ“ کے لئے کیا گیا ہے۔

”ناظم انجمن شباب المسلمین“ ایک کم علم اور نہایت معمولی واقفیت کا آدمی ہے۔ وہ پوسٹر چھوڑ اردو کی چار سطریں بھی صحیح لکھنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ البتہ احمدی۔ اہلحدیث اور شیعہ اصحاب کی پگڑیاں اچھال کر دشمنان اسلام کو خوش کرنا خوب جانتا ہے۔

میں نام نہاد ناظم صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ کسی غیر جانبدار منصف کے روبرو بیٹھ کر ایک مضمون لکھ دیں۔ تو منہ مانگا انعام لیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ نام کی ”ناظمیت“ ان کے لئے باعث فخر نہیں۔ بلکہ تذلیل و تحقیر کا موجب ہے۔ اور ایسے عہدہ پر وہ جسقدر نادم ہوں۔ کم ہے۔

عبدالقیوم خان بٹالوی۔ از کوئٹہ

مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر ”اہلحدیث“ کے نام کھلی چٹھی

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ اپنی تحریروں اور تقریروں میں ہمیشہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرزا صاحب فوت ہوگئے۔ اور میں (ثناء اللہ صاحب) زندہ رہا۔ اور بقول آپ کے مرزا صاحب جھوٹے ہوئے۔

(۲) آپ مباحثہ لدھیانہ کا بھی عام طور پر تحریروں اور تقریروں میں اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ میرا اور احمدیوں کا مباحثہ اس امر پر لدھیانہ میں ہوا۔ کہ آیا مرزا صاحب کی موت مباہلہ کا نتیجہ تھی یا نہیں جس میں احمدیوں نے تین سو روپیہ انعام رکھا۔ غیر مسلم ثالث نے جو فریقین نے منظور کیا ہوا تھا مجھے انعام کا مستحق ٹھیرایا۔ اور میں نے تین سو روپیہ انعام لیا۔

ان ہر دو واقعات کے متعلق ایک صاحب سید عبدالمجید صاحب احمدی کمرشل ہاؤس کوہ منصوری نے اخبار الفضل جلد ۱۷۔ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ایک مفصل مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

”اگر آپ حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ اپنے اخبار ”اہلحدیث“ میں یہ شائع کردیں۔ کہ میرے ساتھ مرزا صاحب نے یہ مباہلہ کیا تھا۔ کہ صادق کی زندگی میں کاذب ہلاک ہو۔ اور یہ کہ لدھیانہ والا مباحثہ جس کی علت غائی یہی مباہلہ تھا۔ اس کا فیصلہ جو غیر مسلم ثالث نے کیا تھا۔ وہ ہر طرح غلطی سے مبرا تھا۔ اگر میں اپنے اس بیان میں کاذب ہوں۔ تو وہ علام الغیوب خدا جس کی شان خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ہے۔ اپنی صفت قہاری کے ماتحت مجھ کو میرے اہل وعیال کو ایک سال کے اندر اندر ایسے عذاب الیم میں گرفتار کرے۔ جس سے کہ نہ میں خود اور میرے اہل وعیال بلکہ ساری دنیا یہ سمجھ لے۔ کہ بے شک یہ اس جھوٹے حلف کا بدانجام ہے۔ جو ایک صادق اور راستباز انسان کو کاذب بنانے کے لئے شائع کیا تھا۔ اگر آپ نے میرا پیش کردہ مضمون لفظ بلفظ اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع کردیا۔ اور ساتھ ہی اس مضمون کی نقل جو حرف بحرف آپ کے قلم یعنی ہاتھ سے لکھی ہوئی ہو۔ مع اس پرچہ اہلحدیث کے جس میں یہ مضمون شائع ہوا ہو۔ میرے پاس بذریعہ رجسٹری بھیج دیا۔ تو میں خدائے واحد لاشریک کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ بغیر اس بات کے انتظار کے کہ آپ کے اور آپ کے اہل وعیال پر ایک سال کے اندر عذاب آتا ہے۔ کہ نہیں۔ وہی رقم جو میں نے پہلے لدھیانہ میں دی تھی۔ یعنی ایک سو ایک روپیہ دوبارہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ بے اپل امپیریل بنک آف انڈیا یا امرتسر آپ کے نام بھیج دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ“

اب خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اگر آپ کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ واقعہ میں مرزا صاحب میرے ساتھ مباہلہ کر کے فوت ہوگئے۔ اور وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے۔ تو آپ کو سید صاحب کا پیش کردہ مطالبہ پورا کرنے میں کیا فکر ہے۔ آپ بے شک کھلے دل سے اطمینان کے ساتھ اپنے اخبار میں ان کا مطالبہ شائع کردیں۔ اور انعام جو کہ انہوں نے مقرر کیا ہے

"اکالی" کی دھمکی کا جواب مسلمانوں کی طرف سے

اخبار "اکالی" نے مسلمانانِ پنجاب کو خون کی ندیاں بہا دینے کی جو دھمکی دی ہے۔ اس کے متعلق چند اور مسلم اخبارات کے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خون کی ندیاں

معاصر "الجمعیۃ" دہلی (یکم اکتوبر) لکھتا ہے:-

جہاں تک "دنیا اور واہگورو کے سامنے" سکھوں کے عہد کا تعلق ہے ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ انہیں اختیار ہے کہ جسقدر نامعقول سے نامعقول عہد چاہیں کریں۔ اور اس پر آخر وقت تک جمے رہیں لیکن اگر "مسلمان راج" سے پنجاب میں مسلم اکثریت کا برقرار رہنا مقصود ہو تو ہم ایڈیٹر اکالی کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ پنجاب کے مسلمان ایسی گیدڑ بھبکیوں میں آنے والے نہیں ہیں انہیں خون کی ندیوں سے ڈرانا بالکل بیکار ثابت ہوگا۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ خالصہ جی نے مسلم اکثریت کو مٹانے کے لئے خون کی ندیاں بہا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو خیر کوئی مضائقہ نہیں مسلمان ان خون کی ندیوں میں سے بھی گذر جائیں گے اور انشاء اللہ صحیح و سلامت گذر جائیں گے۔ اکالی کا ایڈیٹر اور اس کی قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ مسلمانوں کیلئے یہ دھمکی کوئی مؤثر دھمکی نہیں ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمان چالبازیوں فریب کاریوں۔ سازشوں۔ اور مغالطہ انگیزیوں میں کسی قوم کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ مگر جہاں تک اپنی قومی ہستی کے قیام و بقا کی خاطر خون بہانے کا سوال ہے مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں پنجاب ہی کے اقبال نے کہا ہے کہ

تیغوں کے سایہ میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
ممکن نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

"اکالی" کی زہر چکانی

معاصر سیاست (یکم اکتوبر) مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت اکالی کے دھمکی آمیز فقرات نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"جو زہر۔ جو عداوت۔ جو غلط بیانی ان الفاظ سے ٹپک رہی ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ ہمیں خالصہ جی کے ان "ارشادات عالیہ" پر رونا بھی آتا ہے۔ اور ہنسی بھی آتی ہے۔ رونا تو اس لئے کہ خالصہ جی بے حد غلط بیان واقع ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی اتنا پوچھے کہ مسلمان کب مسلم راجیہ قائم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر سکھ گیارہ فیصدی ہو کر تیس فیصدی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کو یہ حق بھی حاصل نہیں کہ "وہ اپنی آبادی کے لحاظ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکیں۔ کیا خالصہ جی یہ بتا سکتے ہیں کہ پنجاب کے مسلمانوں نے ایک مرتبہ بھی اپنے حقوق سے بڑھ کر مزید مراعات لینے کا اعلان کیا ہو۔ ہم علی رؤس الاشہاد کہتے ہیں کہ اپنے جائز مطالبات کے دائرہ سے مسلمانوں نے کبھی باہر قدم نہیں رکھا یہ آپ ہی ہیں۔ کہ ایک فیصدی ہو کر تیس فیصدی حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو مؤثر اقلیت کہہ سکتے ہیں۔ تو کیا ہندوستان کے دیگر صوبجات میں مسلمانوں کی مؤثر اقلیت نہیں ہے۔ بتایئے کہ مسلمان آپ سے کس حیثیت میں کم ہیں۔ آپ کو پنجاب میں چند سال تک سلطنت کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور اس بنا پر آپ مؤثر اقلیت بن گئے۔ تو مسلمانوں نے تو ہندوستان پر کئی صدیوں تک حکومت کی مسلمان ہرگز یہ نہیں چاہتے۔ کہ مسلم راجیہ قائم ہو۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کے جائز حقوق سے محروم نہ کیا جائے +

ہنسی اس بات پر آتی ہے کہ آپ مسلمانوں کو خون کی ندیوں میں سے گذارنا چاہتے ہیں۔ خالصہ جی اس وہم کو دل سے نکال دیجئے۔ یاد رکھئے اس گئے گذرے زمانے میں بھی مسلمان دنیا کے کسی انسان سے کم نہیں ہیں۔ ہم بھی آپ کی طرح آپ کو ایسی ہزاروں دھمکیاں دے سکتے ہیں لیکن ان دھمکیوں سے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ اس طریقہ سے نہ آپ کو تیس فیصدی حقوق مل سکتے ہیں۔ اور نہ مسلمان اپنے جائز حقوق سے دست بردار ہو سکتے ہیں۔ عملی سیاسیات میں دھمکیاں کام نہیں دیا کرتیں۔ ہم ایک مرتبہ پھر آپ کو متنبہ کئے دیتے ہیں۔ کہ مسلمان ہرگز مسلم راجیہ قائم کرنا نہیں چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک قوم کو اس کے جائز حقوق مل جائیں۔ اور اگر کوئی قوم ان کو ان کے جائز حقوق سے دست بردار کرنے پر تل جائے۔ تو یاد رکھئے وہ اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر کٹ مرنے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار ہیں +

اسلامی قوت کے مظاہرے کی ضرورت

معاصر "تازیانہ" لاہور (۳۰ ستمبر) رقمطراز ہے:-

ہم نے بارہا لکھا ہے کہ مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہو کر کامل اتفاق سے اپنی منتشر قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہیئے۔ آج مسلمانوں کی بہادر اور جنگجو قوم کے ڈیڑھ کروڑ افراد کو پنجاب کے چالیس لاکھ سکھ ہر روز دھمکی دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو تباہ کر دیں گے۔ اور پنجاب میں انکی حکومت کبھی قائم نہ ہونے دیں گے۔ بلکہ یہاں تک لکھا گیا کہ سکھ پیدا ہی مسلمان راج کا خاتمہ کرنے کے لئے ہوئے تھے +

سکھوں کی اس شیخی اور ڈینگ کا باعث صرف ان کی جتھہ بندی اور اتحاد و اتفاق سے مل جل کر رہنا ہے۔ ورنہ کہاں سکھ اور کہاں مسلمان۔ آج ایک ایک سکھ تین تین مسلمانوں کو دھمکی دے رہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تین مسلمان ایک سکھ سے بھی کمزور ہیں۔ کیونکہ وہ خود ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن رہے ہیں۔ پس اگر مسلمانوں کو زندہ رہنا ہے تو انہیں فی الفور جتھے بندی سے کام لینا چاہیئے۔ جب تک ہم نوجوانوں کی جماعتیں منظم نہ کریں گے۔ جو ضرورت کے وقت مسلمان آبادیوں مسلمان محلوں مسلمان عورتوں اور بچوں کی حفاظت میں جانفروشی کا جوہر دکھا سکیں۔ اس وقت تک ہم چین کی نیند نہیں سو سکتے اور ہمارا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم دسمبر سے پہلے پہلے دس ہزار نوجوانوں کی باوردی فوج تیار کریں جو کانگریس کے اجلاس کے موقعہ پر اسلامی قوت کا مظاہرہ کرے۔ جب تک ہم منظم ہو کر اپنی طاقت کی نمائش نہ کریں گے غیر قومیں ہمارے حقوق کا مطالبہ سن بھی نہ سکیں گی۔ ضرورت ہے کہ اکابرینِ قوم خواہ وہ آغا ہوں اور خواہ مولانا ایک جگہ جمع ہو کر اس ضروری تریں تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ وقت کم ہے جو کچھ کرنا ہے اسے فی الفور عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے +

اخبار "اکالی" کی مبارز طلبی

معاصر "سرفراز" لکھنو لکھتا ہے:-

روزنامہ اکالی نے جسے سرزمین پنجاب کے سکھوں کا آرگن اور واحد ترجمان ہونے کا دعویٰ ہے۔ اپنی ایک تازہ اشاعت میں ایک پرجوش مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس میں مسلمانوں کے خلاف خوب زہر اگلا گیا ہے مضمون میں کہیں مسلمانوں سے مبارز طلبی کی گئی ہے کہیں اپنی جنگجویانہ سپرٹ کو ظاہر کرتے ہوئے دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اور کہیں ایک ہولناک مسلم سکھ جنگ کا نقشہ پیش کر کے مسلمانوں کو لرزہ براندام اور مرعوب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اکالی کہتا ہے کہ مسلمانوں کو پنجاب میں مسلم راج قائم کرنے کی ہوس و تمنا ہے۔ مگر سکھ اس وقت تک پورا نہ ہونے دیں گے جب تک ان کے ہاتھ میں تلوار اور جسم میں جان ہے۔ آگے چلکر لکھا ہے کہ:-

"ہم آج دنیا اور واہگورو کے سامنے یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں مسلمانی راج نہ قائم ہونے دیں گے آئے جو آتا ہے اور کر لو جو کوشش تم کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم کو مسلمانی راج قائم کرنا ہے تو ہمارے خون کی ندیوں میں سے تم کو گذر کر ہی کامیابی ہو سکتی ہے"۔

محولہ بالا عبارت سے اکالی کی اس فرقہ وارانہ ذہنیت۔ تعصب اور اندھے جوش کا پتہ چلتا ہے جس کے ماتحت اُس نے یہ مقالہ تحریر کیا ہے اسکی تنگ نظری صرف اس امر سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ اس کا روادار نہیں کہ مسلمان پنجاب میں اکثریت میں ہیں لیکن یہ اکثریت اسقدر زیادہ نہیں ہے جس سے قلیل التعداد اقوام کو خوف زدہ ہونے کا موقعہ ہو سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمعصر موصوف مسلمانوں کی ۵۶ فیصدی نمائندگی سے کیوں اس قدر خائف اور لرزہ براندام ہے اور اس اندیشہ نے اُسے کیوں قبل از وقت اپنی قومی زندگی سے اسقدر مایوس بنا رکھا ہے کہ اس آنیوالے وقت کے تصور سے ہی اُسکی روح تحلیل ہوئے جا رہی ہے اور وہ اپنی اُس وقت کی زندگی پر موت کو ترجیح دے رہا ہے ہم ہمعصر موصوف کے اس جذبہ خودداری کو فرقہ وارانہ تنگ نظری اور مذہبی جنون کے مترادف سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس بارے میں ہمعصر موصوف کے خیالات و آرا کو متانت و سنجیدگی سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہے۔ وہ اپنے اس طرز عمل سے فرقہ وارانہ اختلافات کی خلیج کو اور وسیع کر رہا ہے اور تحریک آزادی کی راہ میں روڑے اٹکانا چاہتا ہے +

قادیان کی منڈی میں تجارت کا عمدہ موقعہ

اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ اپریل سے قادیان میں منڈی کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک چھ عدد دکانات مکمل ہو چکی ہیں۔ اور دو زیر تعمیر ہیں۔ اور باقی دوکانات بھی جلد تعمیر ہونے والی ہیں۔ گذشتہ ماہ مئی سے غلہ کی آڑہت کا کام بھی منڈی میں شروع ہے۔ اور حال میں دو دکانیں تھوک فروشی کی بھی کھولی گئی ہیں۔ یہ منڈی قادیان کے ریلوے سٹیشن یارڈ کے ساتھ بالکل ملحق ہے۔ اور تجارت کے لحاظ سے بہت باموقعہ ہے۔ علاقہ کے لحاظ سے قصبہ قادیان مشہور علاقہ ریاڑکی کا قدرتی مرکز ہے۔ جو۔ گندم۔ ماش مونگی۔ گڑ اور تل وغیرہ کی پیداوار کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ جب تک قادیان کی ریل نہیں بنی تھی۔ بٹالہ کی منڈی بیشتر طور پر اسی علاقہ کی پیداوار پر چلتی تھی۔ پس قادیان میں آڑھت اور علاقہ کی اجناس کے کاروبار کا عمدہ موقعہ ہے۔

علاوہ ازیں بوجہ اس کے کہ قادیان ایک بڑا ترقی کرنے والا قصبہ ہے۔ اور کئی کئی میل تک اردگرد کے دیہات قادیان کے بازار سے اپنی ضروریات کی چیزیں خرید کرتے ہیں۔ یہاں تھوک فروشی کا کام بھی اچھا چل سکتا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ کھانڈ۔ گھی۔ چاول۔ نمک۔ بنولے۔ بزازی وغیرہ کے کاروبار کے لئے اچھی گنجائش ہے۔ جو اصحاب تجارت پیشہ ہوں۔ یا تجارت کے پیشہ کو اختیار کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ باہر سے آکر کام شروع کرنے والوں کو ہر قسم کی اخلاقی امداد دی جائے گی*

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد (ایم اے) قادیان دارالامان

غور سے پڑھیئے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا۔ کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید۔ یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہار کم قبض وغیرہ کی شکایت۔ ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض جگر کے لئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفے خون اعلیٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسے ہی تندرست کیلئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے۔ اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عہ)

بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے۔ اس کے استعمال سے ماہوار خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ اس طرح کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہاں تحریر کریں۔ کہ ہم موجد "عرق نور" کو مبلغ للعہ اسی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کرینگے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا۔ نقد قیمت ۸ ہم خوراک دوائی بمعہ شافہ قیمت للعہ روپے*

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر

انڈیا اینڈ افریقہ۔ قادیان۔ پنجاب

تریاق معدہ و جگر

ہمارا تیار کردہ تریاق بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ کوئی یونانی وڈاکٹری مرکب جملہ فوائد میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اکثر اشخاص ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ دل کی دھڑکن۔ سردرد بوجہ کمی خون عظم طحال۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ زردی بدن۔ جلن سینہ۔ کمی خون قبض دائمی۔ ان عوارضات کے باعث اکثر مریض زندہ درگور نظر آتے ہیں۔ موسم سرما میں قدرے آرام معلوم ہوتا ہے جہاں گرمی کا موسم آیا مندرجہ عوارضات آدباتے ہیں۔ کوئی دن اور رات چین سے بسر کرنا نصیب نہیں ہوتی۔ صرف ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی و لاغری۔ دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔

تریاق معدہ و جگر سفوف کی شکل میں خوشبودار لذیذ۔ شیریں۔ مفرح۔ مہک یا بدبو سے پاک بچوں۔ بوڑھوں جوانوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے جس قدر دودھ گھی جا ہو ہضم کر سکتے ہو۔ خصوصاً خاص جو کمی خون محسوس کرتے ہیں۔ وہ بھی اسے استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک تین روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک خوراک ۲ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ [illegible] وی۔ پی ارسال ہوگا۔

حکیم محمد شریف احمدی [illegible]

سردیوں میں طاقت حاصل کرو!

یہی دن ہیں جبکہ جسم بہتر طور پر مقوی ادویات ہضم کرنے کے قابل ہوتا ہے کوئی دنیاوی وشیدہ مشہور بدنبث ہتا کر دت جی شرما وید جو کہ ہر جن طبی کتب کے مصنف اور سہ طبی اخبار کے ایڈیٹر اور مشہور معروف دوائی امرت دھارا کے موجد اور امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے **سپیشلسٹ** (خاص معالج) ہیں۔ اور جو کئی طبی نمائیشوں سے اپنی ادویات و کتب پر تمغہ جات و سندات حاصل کر چکے ہیں انہوں نے ایک کتاب

امراض مخصوصہ مرداں

لکھی ہوئی ہے جس میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجوہات وعلامات وغیرہ مفصل لکھی ہیں اور اکسیر ان امراض کی ادویات کا تذکرہ ہے یہ کتاب ہر شادی شدہ شخص ایک آنہ کا ٹکٹ خرچ ڈاک بھیج کر مفت حاصل کر سکتا ہے خط میں لکھنا چاہیئے کہ میں شادی شدہ ہوں ورنہ کتاب نہیں بھیجی جاوے گی۔

اس کتاب کو جلد منگواؤ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفصلہ ذیل کتب و دیگر ہر علم و فن کی کتب شیخ الہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب لاہور کشمیری بازار سے طلب کریں۔ مفصل فہرست درخواست آنے پر روانہ ہوگی

تجرید بخاری مکمل معہ اصل عربی ترجمہ اردو۔ تالیف علامہ زمان حضرت غلام حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۸۹۰ھ میں انتقال فرمایا۔ اور حدیث کی یہ متبرک بینظیر کتاب اپنی باقیات صالحات میں چھوڑی۔ اسے صحیح احادیث کا خزانہ یا گفتار نبوی کا گلستان یا فرمان نبوی کا خورشید تاباں کہئے تو روا ہے۔ مفصل فہرست کتاب کے بعد ایک مقدمہ امام بخاری اور حالات راویان تجرید اور انکے مختصر سوانح انکے بعد سوا دو ہزار (۲۲۳۵) مستند و مفصل حدیثوں کی نام بنام فہرست درج ہے۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک کالم میں عربی اور بالمقابل نہایت عام فہم اردو ترجمہ صحیح بخاری (جسے بعد کلام اللہ اصح الکتب مانا گیا ہے) از مولوی محمد حیات صاحب سنبھلی درج ہے۔ چنانچہ مصر و شام وغیرہ ممالک اسلامیہ میں یہی تجرید داخل نصاب ہے۔ کیونکہ یہ بلا اختلاف گنجینۂ احمد مختار سید الابرار ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ تقطیع ۲۲ × ۲۹ حجم ہر دو جلد ۹۵۰ صفحے کاغذ چکنا اعلیٰ سفید۔ قیمت مجلد چھ روپیہ للعہ۔ قیمت بلا جلد پانچ روپیہ ہر

یادگار دستگیر:۔ خالص اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین از شیخ عبد القادر گیلانی علیہ الرحمۃ اس کتاب کا سلیس اردو عام فہم ترجمہ چھاپ دیا گیا ہے۔ مضامین کی خوبی و اہمیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کتاب حضرت پیران پیرؒ کی تصنیف ہے قرآن و حدیث کا عطر نکال کر رکھ دیا ہے۔ انسان کو اپنے مالک سے ملا دینے دنیا و عاقبت میں خوشحال بنانے کیلئے کمال درجہ کی محنت سے کام لیا ہے۔ افسوس کہ اکثر اہل اسلام اس قسم کی ضروری کتابوں سے بے خبر ہیں۔ اسکے شروع میں حضرت کا مفصل تذکرہ زندگی بھی چھاپا ہے جسکے مطالعہ سے طبیعت بہت متاثر ہوتی ہے للعہ

فتوح الغیب اردو:۔ یہ کتاب حضرت غوث پاکؒ کی صوفیانہ تصانیف میں سے ہے۔ جو پہلے عربی زبان میں تھی اب اسکا مولنا مولوی محمد ابو الحسن صاحب نے عام فہم اردو میں ترجمہ کیا۔ اس میں تصوف کے وہ نکات بیان ہوئے ہیں کہ لطف آجاتا ہے۔ میرے خیال میں غوث پاک کے ہر ایک نام لیوا کے پاس اس کتاب کا رہنا ضروری ہے۔ کاغذ لکھائی اور چھپائی قابل تعریف ہے باوجود تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ (۸) **تفسیر حقانی** چار جلد یعنی تیرہ پارہ تک تیار ہو گئی ہے قیمت معہ مقدمہ للعہ

گوہر بے بہا یعنے سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیرت فاروق اعظمؓ سیرت ذو النورین رضؓ اور سیرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہر چار صحابہ کی یہ سوانحعمریاں ہیں۔ جنکی تعریف کیلئے نہ ہمارے منہ میں زبان ہے۔ نہ ذخیرہ الفاظ صرف اسقدر عرض کرنا کافی ہے۔ کہ یہ ان پاک اور شجاع بزرگوں کی زندگی کے حالات ہیں جنہوں نے حضور رحمۃ للعالمین کے فیضان نبوت سے حصہ لیا۔ اسلام اور اخلاق خود حضور سے سیکھے اور دور دراز ممالک میں برکات و اخلاق نبوی پہنچائے۔ اور دین متین سے مخالفین کے قلوب کو مسخر کیا۔ کوئی مسلمان انکے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو انکا پڑھانا فرض ہے۔ قیمت ہر ایک ۵ اور پورے سٹ کی قیمت صرف عہ۔ اگر ایک اکٹھے لیجائیں

خزینہ ہدایت یعنی بہترین اردو ترجمہ کیمیائے سعادت مصنفہ حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ معہ مختصر سوانح عمری۔ مترجمہ حکیم محمد عنایت خانصاحب حیرت امرتسری۔ اس کتاب کی خوبی ہمارے بیان کی محتاج نہیں۔ شائقین کتاب کی ضخامت مبسوط و مفصل فہرست کے ملاحظہ سے اور حضرت امام غزالیؒ کے نام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ البتہ اس قدر ہم کہینگے۔ کہ شریعت و طریقت کے موتیوں کی جامع ہے۔ قیمت صرف للعہ

پڑھنے کے قابل کتابیں!

۱۔ **بخار دل**۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن کی پُر معارف۔ کیف انگیز۔ روح پرور۔ اثر خیز اور بے نظیر نظموں کا دلفریب مجموعہ ہے۔ اس سے بہتر اور اعلےٰ نظمیں آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی۔ قیمت ۱ہ ر

۲۔ **پھولوں کی ڈالی**۔ چھوٹے بچوں کے لئے آسان اور دلچسپ اخلاقی نظموں کا نہایت خوبصورت مجموعہ۔ قیمت مجلد ۱ہ ر

۳۔ **جنت کے پھول**۔ چند مزید سلیس تبلیغی نظمیں قیمت ۲ ر

۴۔ **اسلامی کہانیاں**۔ بچوں کے لئے آسان عبارت میں چھوٹی چھوٹی اسلامی کہانیاں۔ نہایت دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۸ ر

۵۔ **کلیات نظم حالی**۔ مولانا حالی کی تمام چھوٹی بڑی ہر قسم کی نظموں کا مجموعہ۔ جلد اول عہر۔ جلد دوم عہر

۶۔ **علمی ڈائرکٹری**۔ تمام ہندوستان کے اردو اخبارات اہل علم اصحاب۔ تعلیم یافتہ مستورات اور انجمنوں کے مفصل پتے اس میں درج ہیں نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے۔ قیمت عہر

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت

ربڑ کی مہریں

ہمارے کارخانہ میں ہر زبان مثلاً انگریزی اردو ہندی گورمکھی عربی بنگلہ وغیرہ ربڑ کی اور لاکھ پر لگانیوالی پیتل کی مہریں سونے چاندی کے تمغے پیتل اینمل بورڈ پیتل کے سٹینسل ڈائی امبوسنگ ڈائی مشین کا پلیٹ بکنگ پیڈ خود بخود سیاہی دینے والے پیڈ ربڑ کی مہروں کا مکمل سامان نمبر دار مہریں لگانیوالی مہریں جیسی چھاپہ خانہ ہر سائز چپڑاسیوں کے واسطے کندھوں کے نمبر لکڑی کے بلاک مہریں رکھنے کیواسطے سٹینڈ یا ربڑ مہروں والا مکمل سٹ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کا انگریونگ کا کام کروانا چاہیں تو مینیجر دی لاہور انگریونگ کمپنی اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لاویں ارزاں دام پر اچھا کام پاوگے۔

ڈنٹائن (تریاق)

خواجہ عبد الرحمن صاحب کلرک "الفضل" تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ڈنٹائن جو کہ ویدک۔ یونانی اور ایلوپیتھی اجزا کا ایک انمول جوہر ہے۔ میں نے اپنی والدہ کی داڑھ میں لگایا۔ اس کے لگاتے ہی ہفتہ بھر کی درد جو رات کو سونے بھی نہ دیتی تھی دفعتاً کافور ہو گئی اور داڑھ نکلنے سے بچ گئی۔ ڈنٹائن واقعی دانتوں کو چمکدار اور بو سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ر علاوہ محصول

ایجنٹ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

بواسیر کی مرض جڑ سے کٹ گئی

ناظرین اس دوائی کے اشتہار کو ہم اس سال کے پرچہ خاص سالانہ نمبر میں بھی نکلوا چکے ہیں۔ اور جن صاحبان نے اس دوائی کو ہم سے منگا کر استعمال کیا ہے۔ امید ہے۔ بیماری جڑ سے کٹ گئی ہو گی۔ اور ان کو فائدہ عمر بھر کے لئے پہنچ گیا ہو گا۔ آپ کو معلوم ہو۔ یہ دوائی ایک سنیاسی کا بخشا ہوا نسخہ ہے۔ جو دوائی کہ ہزاروں کو اچھا کر چکی ہے۔ بواسیر کیسی ہی پرانی ہو یا نئی۔ خونی ہو یا بادی۔ صرف سات روز اس دوائی کے استعمال سے عمر بھر کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ اور پرہیز بھی کوئی خاص نہیں قیمت صرف سات یوم کے استعمال کے واسطے ایک روپیہ بارہ آنے (عہ/)

شیخ وزیر معرفت شیخ محمد الدین محلہ شیخان

بازار جوڑے موری اندرون شاہ عالمی دروازہ لاہور۔

بہت جلد ضرورت ہے

مڈل و انٹرنس کے طلبا کی۔ جو کہ ایک سو سے تین سو روپیہ تک کی ملازمت چاہیں ہمارا چار ماہ کا کورس شارٹ ہینڈ بک کیپنگ کارسپانڈنس ٹائپ رائٹنگ کا پاس کریں۔ یورلیوے گورنمنٹ آفس دیور پین فرم میں ملازمت کے لائق بنجائیں یہ کالج یورپین کے انتظام میں ہے اور سنٹرل چیمبر کامرس کا منظور ہے زیادہ حالات کیلئے پراسپکٹس طلب کریں۔ **جنرل مینجر امپیریل آف کامرس علامہ میکلوڈ روڈ لاہور**

حسن یوسف

جس کے صرف چند روز ملا کر غسل کرنے سے کالا اور نیلا پڑا ہوا چہرہ اور جسم گلاب کے پھول کی طرح خوبصورت سرخ ہو جاتا ہے [illegible] داغ [illegible] چھائیاں [illegible] چہرے کا رنگ سولہ برس کی حسین [illegible] پھوڑے پھنسی کھجلی کا رفع۔ داد چنبل [illegible]

حسن یوسف صابن — قیمت صرف فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

حسن یوسف ہیر آئل — قیمت صرف فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

لو آج پیش کش ہے یہ ایجاد کام کی۔ حاجت نہ استرے کی نہ منت حجام کی

بال صفا [illegible] قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

دنیا بھر میں مستورات کیلئے ایک اعجاز مسیحا دوائی

فرشتہ جوانی

[illegible]

ملنے کا پتہ: میڈ آفس حسن یوسف رجسٹرڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

——— پشاور ۱۰- اکتوبر- امان اللہ خان کے تجارتی ایجنٹ مقیم پشاور نے سابق وزیر خارجہ غلام صادق خان (برلن) اور افغان سفیر انگورہ نومبارکبادی کے تار ارسال کئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ وادی کرم سے آمدہ ایک مسافر کا بیان ہے۔ کہ فتح کابل کے وقت میگزین اور خزانہ بالکل خالی ملا ایک بھی بندوق اور ایک بھی روپیہ دیکھنے کو نصیب نہیں ہوا۔ شاہ ولی خان نے سابق شاہ امان اللہ کے بھائی اسد اللہ خان کو تخت پر بٹھا دیا ہے۔ سرکاری افغان حلقوں میں یہاں یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ پرنس ہدایت اللہ خان اور پرنس عبد المجید خان کچھ عرصہ پہلے جن کے قتل کی افواہ اڑی تھی۔ ابھی تک زندہ ہیں۔ اور سید حسین جو بچہ سقہ کا چیف جرنل اور دایاں ہاتھ تھا قتل کر دیا گیا ہے ؎

——— امرتسر ۱۰- اکتوبر- نوشہرہ کے بلوہ کے سلسلہ میں امرتسر پولیس نے یہاں کے پندرہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ اس بلوہ میں ایک فوت اور چار اشخاص زخمی ہو گئے تھے ؎

——— لاہور ۱۱- اکتوبر- ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔ و ممبر پنجاب سائمن کمیٹی نے میونسپل کمیٹیوں کے ہندو ممبران سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ تمام اچھوتوں کو بلا لحاظ قومیت کنوؤں سے پانی لینے کے لئے ریزولیوشن پاس کر دیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ جب مسلمان ان کنوؤں سے پانی لیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ان کے بھائی ہی اس عایت سے محروم کر دئے جائیں ؎

——— بن مانکھی ۱۱- اکتوبر- مشرقی بنگال ریلوے کی بہاری گنج شاخ پر بن مانکھی اور داراہی کے درمیان زبردست سیلاب کے باعث ریلوے لائن بہ گئی ؎

——— شملہ ۱۱ر اکتوبر- نواب زادہ اشرف الدین احمد سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی و نامزد ممبر کونسل آف اسٹیٹ آج یکایک حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے ؎

——— جگادھری- ۱۱- اکتوبر بکل شام کو ساڑھے چار بجے میونسپلٹی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی ایک چٹھی پر جو کہ اچھوتوں کو عام کنوؤں کے استعمال کرنے کی اجازت دینے کے متعلق تھی۔ بحث ہوئی۔ اہالیان شہر نے بعض ممبران کی تقریر پر۔ جو اچھوتوں کو کنوؤں پر چڑھانے کے حق میں تھے۔ اس قدر شور مچایا۔ کہ پولیس بلانے کی ضرورت ہو گئی۔ آخر صدر نے یہ کہکر کہ جلسہ کی کارروائی اخبارات میں شائع کرائی جائیگی۔ ان لوگوں کو باہر نکال دیا ؎

——— دہلی ۱۲ر اکتوبر- نوارہ کے قریب ایک نوجوان براہمنی نے اپنے خاوند کو مکان کے اندر بند کر رکھا تھا۔ براہمن کے رشتہ داروں نے اس کی اطلاع پولیس کو دی۔ اور پولیس نے موقعہ پر پہونچکر براہمن کو چھڑایا مرد اپنی ماں کو چھوڑ کر اپنی سسرال میں رہنا نہیں چاہتا تھا۔ اور اپنی عورت کو سمجھانے کے لئے سسرال گیا تھا۔ کہ عورت نے اس کو روک لیا۔ اور مکان کے اندر بند کر دیا ؎

——— پشاور ۱۱ر اکتوبر- بچہ سقہ کے ایجنٹ امام الدین نے نمائندہ پریس سے کہا۔ کہ افغانستان میں امن وامان قائم ہونے پر مجھے سب سے زیادہ خوشی ہے۔ میری کسی فرد واحد سے دوستی نہیں ہے۔ میں تو افغانستان کا بہی خواہ ہوں ؎

——— پشاور ۱۰ر اکتوبر- بچہ سقہ کے متعلق متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ایک خبر ہے۔ کہ وہ آرک فورٹ میں مقید ہے۔ دوسری خبر ہے۔ کہ وہ روسی سرحد پر مقام میمنا میں پناہ گزین ہے۔ اور تیسری خبر ہے۔ کہ اسے فوت ہوئے مدت ہو چکی ہے ؎

——— پشاور ۹ر اکتوبر- سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے۔ بچہ سقا کے ایجنٹ بیان کرتے ہیں۔ کہ کابل میں بالکل امن وامان ہے۔ اور یہ خبر کہ جرنیل نادر خان کی فوجوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ محض پروپیگنڈا ہے ؎

——— علی خیل میں افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ بچہ سقہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کسی نامعلوم مقام کو چلا گیا ہے۔ یہ ایک معنی خیز امر ہے۔ کہ کابل سے براہ راست کوئی اطلاع نہیں آتی۔ جرنیل نادر خان کے پشاوری دوست اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ بچہ سقہ کے آدمیوں نے کابل کا لاسلکی نظام تباہ کر دیا ہے۔ جس سے موجودہ صورت میں بیرونی دنیا سے کابل کا سلسلہ اطلاعات منقطع ہو گیا ہے ؎

——— پشاور ۱۰- اکتوبر- ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مہمندوں اور شنواریوں کے جلال آباد پر حملہ کرنے سے جنگ افغانستان کے شرارے ہندوستانی سرحد کے قریب تر پہونچ گئے ہیں۔ اطلاع آئی ہے کہ اس اہم مقام پر مہمندوں اور شنواریوں نے قبضہ کر لیا ہے ؎

——— لاہور ۹ر اکتوبر- اکتوبر کے تیسرے ہفتے میں لاہور سٹوڈنٹس یونین کی مجلس منتظمہ کے زیر اہتمام صوبہ پنجاب کے طلبہ کی کانفرنس منعقد ہو گی جس کے صدر مسٹر سبھاش چندر بوس ہوں گے ؎

——— حکومت ہند کے وزیر خارجہ نے میاں عبد الحی رکن مجلس آئین ساز ہند لدھیانہ کو حسب ذیل چٹھی روانہ کی ہے "آپ نے مجلس آئین ساز ہند میں ۱۷- ستمبر کو جو سوالات کئے تھے۔ ان کے سلسلے میں میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ہنگامہ فلسطین کے دوران میں ہوائی جہازوں سے بم نہیں گرائے گئے تھے ؎

——— "سنڈے ٹائمز" کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ کے ان اہم امور پر جو غالباً اس میں درج ہونگے۔ غور و خوض کرنے کے بعد حسب ذیل نتائج رونما ہوئے ہیں (۱) ابھی مکمل ذمہ دارانہ حکومت قابل عمل نہیں حکومت خود اختیاری آہستہ آہستہ دیجائے گی۔ اور مختلف صوبوں کے حالات کے مطابق صوبجاتی حکومتوں کے نظام ہائے سلطنت مختلف ہونگے۔ (۲) تعلقات خارجہ اور ہندوستانی والیان ریاست کے ساتھ تعلقات کا ذمہ وار تاج برطانیہ ہوگا۔ (۳) کمیشن ہندوستان کو مکمل آزادی دینے کے متعلق کسی تجویز کی تائید و حمایت نہیں کرے گا۔ (۴) فرقہ وار نیابت غالباً بدستور قائم رہیگی اگرچہ ممکن ہے۔ کہ اس کی شکل و صورت اور وسعت میں تغیر و تبدل کیا جائے ؎

——— شملہ ۱۲ر اکتوبر- سردار شاہ ولی خان کے کابل میں داخل ہونے کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کرم کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ بچہ سقا ارک میں پناہ گزین ہوا لیکن شاہ ولی خان کے لشکریوں کے کہنے پر بچہ سقہ کے اپنے افسروں نے اسے گرفتار کر کے شاہ ولی خان کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے ارک گولہ باری سے بچ گیا ؎

——— پشاور ۱۲ر اکتوبر- جلال آباد کی تسخیر کی خبر کی بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ شنواریوں کا مشہور راہنما محمد عالم معہ بے شمار اسلحہ و سامان گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بچہ سقہ کے گورنر کابل ملک محسن کو بھی سردار شاہ ولی خان نے گرفتار کر لیا ہے۔ اور فوجی افسروں کے فیصلہ کے مطابق اسے نشانہ بندوق بنایا گیا ؎

——— شملہ ۱۱ر اکتوبر- سر ڈینس برے آج پشاور کو روانہ ہو گئے ؎

——— لائلپور- ۱۳ر اکتوبر- آج کے سکھ لیگ کے جلسے میں جو پارٹی کانگرس میں شرکت کرنے کے خلاف ہے اس نے کارروائی جلسہ کی مزاحمت شروع کر دی۔ اور اس قدر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کہ پریزیڈنٹ کے لئے نظم قائم کرنا ناممکن ہو گیا۔ اسلئے اس نے جلسے کو غیر معین میعاد تک ملتوی کر دیا ؎

ممالک غیر کی خبریں

——— یورپ کے شہر پریگ میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جس کے سر میں دماغ نہ تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انسان دماغ کے بغیر بے حس و حرکت شے ہے۔ لیکن وہ بچہ پندرہ روز تک زندہ رہا ؎

——— اس وقت تک ریل میں جو ٹیلیفون استعمال کیا جاتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ یہ رسائی ہوتی ہے۔ کہ ایک مسافر دوسرے مسافر یا ڈرائیور وغیرہ سے گفتگو کر سکتا ہے۔ لیکن اب کنیڈا کی ریلوے میں ایسے ٹیلیفون لگائے گئے ہیں۔ کہ جس سے آدمی اس ملک کے ہر مقام اور ہر شخص سے چلتی ہوئی گاڑی میں گفتگو کر سکتا ہے ؎

——— شیفیلڈ کے ایک کارخانہ میں آگ کے بغیر لوہا پگھلایا جاتا ہے۔ اور اس کی ترکیب یہ نکالی ہے۔ کہ لوہے کو ایک لکڑی کے صندوق میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور پھر برقی رو کے ذریعہ اس میں تیز حرارت پہنچائی جاتی ہے۔ جس سے لوہا پگھل کر پانی کے مانند ہو جاتا ہے ؎

——— امریکہ کے ایک علاقہ الی نوئس میں ایک گھوڑی نے ایک ہی وقت میں دو بچے دئے۔ جن میں ایک گھوڑا۔ اور دوسرا خچر تھا ؎

——— لنڈن ۱۱ر اکتوبر- مسٹر میکڈانلڈ آج فلاڈیلفیا پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سے آپ نیویارک جائیں گے۔ اور آئندہ ہفتہ میں نیویارک سے کنیڈا کو روانہ ہو جائیں گے ؎

——— لنڈن ۱۱ر اکتوبر- آج ۸۸ سال کی عمر میں ارل آف ینتھم انتقال کر گئے ہیں ؎

——— روم- ۱۰- اکتوبر- سابق شاہ امان اللہ کے دوستوں نے یہاں افغان سفارت خانہ کو گھیر لیا۔ سابق شاہ نے کہا۔ کہ بغیر بلائے میں افغانستان نہیں جاؤں گا۔ بلکہ بلانے پر بھی میں اس بارے میں غور کروں گا اور ذاتی مفاد کا خیال رکھونگا ؎

——— لنڈن ۹ر اکتوبر- شکاگو کے چند ایک مسلح ڈاکوؤں نے ایک کلال خانہ پر قبضہ کر کے گاہکوں کی باغ میں ایک قطار بندھوا دی اور ان سے تمام مال و متاع اور قیمتی اشیاء چھین لیں۔ پھر انہوں نے باجہ والے کو باجہ بجانے کا حکم دیا۔ ڈاکوؤں کا لیڈر پستول لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور گاہکوں اور اپنے ساتھیوں کو ناچنے کا حکم دیا۔ جب وہ ناچ سے اکتا گئے۔ تو پھر کلال خانے کی عورتوں کے حسن کا مقابلہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد پولیس آ گئی۔ لیکن ان سے بھی ریوالور چھین لئے گئے۔ اور انہیں عیش و طرب میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)